www.KitaboSunnat.com

قرآن خوانی

اور

ایصالِ ثواب

مؤلف

مولانا مختار احمد ندوی رحمہ اللہ

بلا معاوضہ ملنے کا پتہ

جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ للبنات

گلشن اقبال کالونی، عارف والا (پاک پتن)

045-7831480

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ تبلیغ نمبر ۱۴

قرآن خوانی

اور

ایصالِ ثواب

تالیف

مولانا مختار احمد ندوی رحمہ اللہ

تسہیل وتزئین

حافظ عبدالخبیر اویسی حفظہ اللہ

بلامعاوضہ ملنے کا پتہ

جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ للبنات

گلشن اقبال کالونی' عارف والا (پاک پتن)

045-7831480

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: قرآن خوانی اور ایصال ثواب

طبع اول ---------- فروری 2014ء

تعداد ---------- 1100

ناشر ---------- مکتبہ محمدیہ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

MOb:0300- 4826023

بلا معاوضہ ملنے کا پتہ

جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ للبنات

گلشن اقبال کالونی' عارف والا (پاک پتن)

فون نمبر: 045-7831480

مفت تقسیم زیر انتظام

صدیقیہ اسلامک لائبریری

گلشن اقبال کالونی' عارف والا (پاک پتن)

Mob:,0321-6539723

وقف لله تعالیٰ / مفت تقسیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عرض ناشر	۵
قرآن کی فریاد	۶
پیش لفظ	۷
مسئلہ اہداء ثواب پر تحقیقی نظر	۸
ایصال ثواب کے مشروع طریقے	۸
نیابت کا مشروع طریقہ	۱۱
روزہ میں نیابت کی دلیل	۱۱
نیابت اور اہداء کا فرق	۱۲
شبہات اور ان کا ازالہ	۱۳
فاتحہ اور ایصالِ ثواب	۱۴
مولانا عبدالحیٰ صاحب لکھنوی کا فتویٰ	۱۴
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قصہ	۱۵
میت کے گھر کھانا کھانے کی روایت	۱۵
قبروں پر قرآن خوانی اور ایصال ثواب	۱۶
مقدمہ از علامہ شیخ احمد بن حجر	۲۰
نزول قرآن کا مقصد	۲۴
کیا قرآن خوانی کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے؟	۲۸
قبروں کی زیارت کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول	۲۸
انسان مرنے کے بعد کن چیزوں سے فائدہ اٹھاتا ہے	۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفسرین کے اقوال	۳۱
ائمہ حدیث کے اقوال	۳۶
ائمہ مذاہب اربعہ کے اقوال	۳۸
علماء اصول کے اقوال	۴۰
بعض بدعات کا بیان فاتحہ خوانی	۴۲
مزاروں پر قرآن کی تلاوت	۴۲
برسی	۴۲
چالیسویں کی بدعت	۴۳
قبروں پر اجتماع	۴۳
شبینہ	۴۳
قرآن سے عملیات	۴۴
سورۂ کہف کی تلاوت کا مخصوص طریقہ؟	۴۴
الفاتحہ کی بدعت	۴۵
سفر کے وقت فاتحہ	۴۵
قرآن کریم کا تعویذ	۴۶
قبروں پر ختم قرآن	۴۷
صدقہ جاریہ کیا ہے؟	۵۷
موت کی تیاری	۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

حالات حاضرہ میں ہمارا معاشرہ جن برائیوں میں ملوث ہے ان میں سب سے بڑی برائی دین سے ناواقفیت ہے اور اسی ناواقفیت کی بنا پر دین حنیف میں ایسی چیزیں داخل کر لی جاتی ہیں جن کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں ملتا' ان پر اس طرح عمل کیا جاتا ہے جس طرح فرائض واجبات پر عمل کرنا چاہیے اور ایسی نئی ایجاد شدہ چیزوں کو دین کا حصہ تصور کیا جاتا ہے۔ جن افعال واعمال کے کرنے کا صاف صاف حکم قرآن وحدیث میں موجود ہے ان کو نوافل کے درجہ سے بھی کم اہمیت دی جاتی بلکہ عملی زندگی میں تو اس سے بیزاری ہی نظر آتی ہے۔ دنیا پرست علماء نے ایسے ایسے نئے ایجاد کردہ افعال عام لوگوں کے سامنے اس رنگ میں پیش کیے ہیں کہ عامۃ الناس نے ایسے خود ساختہ اعمال وافعال کو چھوڑ دینا دین سے ہاتھ دھونا سمجھ لیا ہے اور اسی لیے وہ ایسے افعال کی خاطر ہر طرح کی مالی اور جانی قربانی پیش کرنے کو تیار رہتے ہیں۔

موجودہ دور میں قرآن خوانی کے ذریعہ مُردوں کو ثواب پہنچانے کا رواج عام ہو گیا ہے اور اس کے لئے بڑی بڑی مجالس خصوصی اہتمام کے ساتھ منعقد کی جاتی ہیں ان مجالس پر ہزاروں روپے خرچ کر دیئے جاتے ہیں اور ایسی مجالس میں شمولیت کرنے والے عام لوگ بالخصوص پیشہ ور حضرات قرآن پاک پڑھ کر اس کا ثواب میت کو پہنچاتے ہیں' یہ رسم اتنی عام ہوتی جارہی ہے کہ اس نے ایک کاروبار کی شکل اختیار کر لی ہے' حتیٰ کہ اب میلاد خواں اور ختم خواں کی طرح' قران خواں' بھی ہر جگہ کرایہ پر مل سکتے ہیں اور دوسرے مزدوروں کی طرح ان کی اجرت بھی کم وبیش ہوتی رہتی ہے' الغرض یہ فعل دین کے نام پر کاروبار کرنے والے ایک طبقہ کی روزی کا ذریعہ بن گیا ہے۔

اس رسالہ میں مختصر طور پر مروجہ' قرآن خوانی' کے متعلق کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں بحث کی گئی ہے اور علمائے سلف وخلف کے فتاویٰ بھی درج کر دیئے گئے ہیں' اگر آپ بے جا تعصب سے بالاتر ہو کر سنجیدگی سے اس کا مطالعہ کریں گے تو ان شاء اللہ العزیز حق وضلالت کا فرق واضح نظر آ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قلب سلیم عطا فرمائے۔

عبدالرحمان عابد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جزدان حریر وریشم کے، اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے، خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جب قول وقسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت ہوتی ہے ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں
کس بزم میں مجھ کو بار نہیں کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں، مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں
مجھ سے یہ محبت کے دعوے، قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں، یوں بھی ستایا جاتا ہوں

ماہر القادری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

قرآن خوانی کے ذریعہ مُردوں کو ثواب پہنچانے کا رواج اب تقریباً ہر جگہ عام ہو گیا ہے۔ وزراء اور سلاطین اور ملک کی بڑی بڑی شخصیتوں کی شہادت اور وفات کے مواقع پر اس ملک کا ریڈیو اپنے مقررہ پروگراموں کو چھوڑ کر قرآن کی تلاوت نشر کرنے لگتا ہے۔ عوام اپنے مُردوں کو ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی کی مجالس مقرر کرتے ہیں اور حاضرین مجلس میں سے ہر شخص یا مخصوص پیشہ ور قرآن خواں جیسے تیسے قرآن ختم کر کے اس کا ثواب میت کو پہنچانے کی دعا مانگتے ہیں۔

اس رسم نے اب پیشہ کی شکل اختیار کر لی ہے اور ''میلاد خوانوں'' کی طرح ''قرآن خواں'' بھی اب ہر جگہ بسہولت پائے جاتے ہیں اور قرآن خوانی کی اجرت بھی قرآن خوانوں کی حیثیت کے مطابق گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ قبرستانوں میں پیشہ ور ''قرآن خوانوں'' کی مستقل جماعت موجود رہتی ہے۔ یتیم خانوں اور مدارس دینیہ کے مسکین طلبہ نیز حفاظ و قراء کی روزی کا ایک مخصوص ذریعہ ''قرآن خوانی'' بھی بن گیا ہے۔ اس سے بھی عجیب طریہ ہے کہ بڑے بڑے دینی مدارس اور بین الاقوامی شہرت رکھنے والے دارالعلوم بھی آئے دن قرآن خوانی اور ختم خواجگان کی مجالس منعقد کرتے رہتے ہیں۔

ایسی حالت میں خرافات کی اس آندھی کا روکنا اور سیل بدعت پر بند باندھنا آسان کام نہیں۔ اس رسالہ میں قرآن خوانی کی مروجہ رسم پر بڑی سیر حاصل اور جامع بحث کی گئی ہے اگر تعصب اور جذبات سے عاری ہو کر سنجیدگی سے اس کا مطالعہ کیا جائے تو ان شاء اللہ ضلالت کا فرق واضح ہو جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ ایصال ثواب پر تحقیقی نظر

قرآن خوانی کے موضوع پر غور کرنے سے قبل اگر ان چند ابتدائی اور تمہیدی حقائق پر نظر رکھی جائے تو ان شاء اللہ مسئلہ کی حقیقت بہت آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔

① میت کو ثواب پہنچانے کے لیے نبی ﷺ نے جن امور کی ہدایت فرمائی ہے ان میں قرآن خوانی کا ذکر نہیں اور نہ ہی اس کا وجود عہد صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں ملتا ہے جتنی اہمیت آج اس مسئلہ کو دے دی گئی ہے، خیر القرون میں یہ اتنا ہی غیر اہم تھا اور جتنا چرچا اس کا اب ہو گیا ہے اتنا ہی یہ عہد نبوی ﷺ اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں گمنام اور مجہول تھا، اگر اس کی ذرا سی بھی شرعی حیثیت اور اہمیت ہوتی تو اس کے بارہ میں شارع علیہ السلام کا ارشاد ضرور ہوتا۔

ایصالِ ثواب کے مشروع طریقے:

میت کو ثواب پہنچانے کے جتنے مشروع طریقے کتاب و سنت سے ثابت ہیں ان میں قرآن خوانی کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ ایصالِ ثواب کے تین ہی مشروع طریقے ثابت ہیں۔ ① دعا، ② صدقہ جاریہ اور ③ نیابت۔

دعا:

دعا کے بارہ میں تو سب کا اتفاق ہے کہ میت اگر کافر و مشرک نہ ہو تو اس کے لیے دعا کرنا مسنون ہے اور اولاد صالح کی دعا والدین کے لیے صدقہ جاریہ ہے، مومن کی دعا دوسرے مومن بھائی کے لیے قبول ہوتی ہے۔ اخلاف کی دعا اسلاف کے حق میں منصوص امر ہے۔

ارشاد الٰہی ہے:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۝ (الحشر: ۱۰)

”اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! بخش دے ہم کو اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گذر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کینہ نہ بنا' اے ہمارے رب! بیشک تو مہربان رحم والا ہے۔"

اور ہر اذان کے بعد امت مسلمہ نبی ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ' فضیلت اور مقام محمود کی دعا کرتی ہے' غرض زندوں کی طرف سے مُردوں کے لئے بہترین تحفہ "دعا" ہے۔

صدقہ جاریہ:

یعنی مومن اپنی زندگی میں ایسا کام کر جائے کہ جس سے وفات کے بعد اس کو فائدہ پہنچے۔ بخاری' مسلم اور ابن ماجہ وغیرہ کی احادیث کو جمع کرنے سے ایسے صدقات جاریہ کی تعداد دس تک پہنچتی ہے۔ ① علم سکھانا ② نیک بچے کی دعا ③ قرآن مجید چھوڑ جانا ④ مسجد بنوانا ⑤ سرائے تعمیر کرانا ⑥ نہر جاری کرانا ⑦ کوئی صدقہ جو حیات اور صحت کی حالت میں کیا ہو ⑧ مردہ سنت کو زندہ کرنا ⑨ جہاد میں مرنا ⑩ درخت لگانا یا کھیتی بونا۔

ثواب جاریہ کے متعلق مسلم کی اس مشہور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کے بعد صرف تین ہی چیزوں کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔

اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاث صدقه جارية' او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو اله۔ (مسلم' ابو داود' نسائی)

"جب انسان مر جائے تو اس کے عمل بند ہو جاتا ہے صرف تین چیزیں باقی رہتی ہیں' صدقہ جاریہ' علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے' صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔"

صدقہ جاریہ میں مذکورہ بالا تمام صورتیں شامل ہیں' صرف دعا صدقہ جاریہ کے بجائے شفاعت کی قسم میں داخل ہے کہ جب بھی دعا کی جائے گی میت کو ثواب پہنچے گا۔

نیابت:

ایصال ثواب کی تیسری قسم نیابت ہے' یعنی میت کی طرف سے کوئی شخص نائب ہو کر کام کرے' اس سلسلہ میں حسب ذیل امور کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔

① نائب کے اندر نیابت کی اہلیت موجود ہو' احادیث نیابت میں یا تو بچہ (بیٹے) کا ذکر ہے یا ولی کا یا قریبی کا اور اجنبی کی نیابت کے بارہ میں کوئی دلیل موجود نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) نیابت صرف مسلم کی طرف سے کی جا سکتی ہے۔

(۳) صحیحین میں صرف دو چیزوں میں نیابت کا ذکر ہے حج اور روزہ' جبکہ دیگر عبادات میں نیابت ثابت نہیں۔

تعبدات شرعیہ میں کوئی شخص دوسرے شخص کے قائم مقام نہیں ہو سکتا' مکلّف کی جگہ غیر مکلّف کام نہیں دے سکتا' نہ محض نیت کرنے سے اس کا عمل منتقل ہو سکتا ہے' نہ کرنے سے ثابت ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۝ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝ (النجم: ۳۹)

''یہ کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔''

نیز نیابت کا یہ عمل عقل اور حکمت کے بھی خلاف ہے کیونکہ بندگی کی روح تقویٰ اور اخلاص ہے' عجز و انکساری خشوع و خضوع حضور قلب اور انابت الی اللہ' یہ تمام صفات عامل کے ساتھ مخصوص ہیں کیونکہ یہ دل کے اعمال ہیں جو صاحب دل ہی کے ساتھ متصف ہو سکتے ہیں' اس لئے نائب کسی طرح بھی وہ قلبی کیفیات اپنے اندر نیابت کے وقت پیدا نہیں کر سکتا جو منوب عنہ کے ساتھ مخصوص ہیں' یہ تو ممکن ہے کہ مالی عبادات میں کوئی دوسرے کی طرف سے زکوٰۃ اور قرض ادا کر کے منوب عنہ کو سبکدوش کر دے' لیکن دیگر عبادات میں تو اس قسم کی نیابت ممکن ہی نہیں کیونکہ اعمال کی قبولیت کے لئے جن اوصاف کی ضرورت ہے' نائب ان میں نیابت کر ہی نہیں سکتا۔

اگر نیابت عبادات بدنیہ میں جائز ہوتی تو اعمال قلبیہ میں درست ہونی چاہیے تھی' جیسے ایمان' صبر' شکر' رضا' توکل' خوف' رجاء وغیرہ اور اگر یہ سلسلہ اسی طرح دراز ہو تو سارا دین ہی نیابت پر چل سکتا ہے۔ پھر نہ فرد کے ایمان کی اہمیت' نہ اعمال کے لئے ریاضت کی حاجت اور نہ ہی صبر واستقامت کی ضرورت' بس سارے امور دین نیابت اور وکالت کی بنیاد پر ایک دوسرے کے ذریعے طے پاتے رہیں گے' اسی طرح نہ اصل قاتل سے قصاص کی ضرورت' نہ اصل مجرمین پر حدود کے اجراء کی ضرورت' بس صرف نائبین کافی رہیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیابت کا مشروع طریقہ:

نیابت کے بارہ صحیح احادیث کے مجموعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف حج اور روزہ میں نیابت جائز ہے باقی امور میں نہیں۔

صحیح بخاری میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو جہینہ کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی اور وہ حج کیے بغیر مر گئی' کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتی؟ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو' اللہ تعالیٰ اپنے حق کے وفا کا زیادہ مستحق ہے۔

مسلم کی روایت میں حج کے علاوہ ایک ماہ کے روزوں کا بھی ذکر ہے۔

زندہ کی طرف سے نیابت کے لئے اس کے عجز اور عدم استطاعت کی شرط ضروری ہے' یعنی آدمی زندہ ہو لیکن اتنا مجبور ہو کہ اپنا فرض خود پورا نہ کر سکتا ہو تو اپنی زندگی ہی میں کسی کو نائب بنا کر فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہو سکتا ہے جیسا کہ بخاری میں ہے کہ ایک عورت نے کہا میں والد کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔"

اس صورت کو حج بدل کہا جاتا ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ حج بدل کرنے والا شخص پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ جیسا کہ ابوداؤد میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا کہ وہ کہہ رہا ہے "لبيك عن شبرمه" شبرمہ کی طرف سے میں حاضر ہوں' آپ نے فرمایا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا میرا بھائی یا میرا قریبی ہے' آپ نے پوچھا تو نے اپنا حج ادا کیا؟ اس نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: پہلے اپنا حج ادا کرو پھر شبرمہ کا کرنا۔

اگر اولاد والدین کی طرف سے ان کی وصیت یا بغیر وصیت کے حج کرے تو جائز ہے اسی طرح والدہ یا والد نے صدقہ دینے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے اور فوت ہو گئے ہیں تو اولاد کو ان کی طرف سے صدقہ دینا چاہیے' البتہ حج بچہ کے علاوہ دوسرے کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے۔

روزہ میں نیابت کی دلیل:

حج کی طرح روزہ میں بھی نیابت جائز ہے البتہ اس میں ضروری ہے کہ منوب عنہ کی وفات ہو چکی ہو کیونکہ زندہ شخص کی طرف سے روزہ رکھنے کی اجازت ثابت نہیں۔

اسی طرح ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مر جائے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر روزے ہوں' تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ بعض اہل ظاہر قضا روزوں کے وجوب کے قائل ہیں اور اہلحدیث کا مسلک بھی یہی ہے کہ میت کی طرف سے روزے رکھے جا سکتے ہیں۔

نیابت اور اہداء کا فرق:

بعض حضرات ایصال ثواب کے ثبوت میں حج بدل نیز روزہ اور صدقہ والی احادیث کا ذکر کرتے ہیں جبکہ نیابت اور اہداء میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ نیابت میں عامل اپنے آپ کو دوسرے شخص کے قائم مقام قرار دیتا ہے' مثلاً حج جس میں یوں کہتا ہے "لبیك عن فلان" اے اللہ! میں فلاں شخص کی طرف سے حاضر ہوں یا دل میں نیت کرے کہ میں فلاں کی طرف سے حج کر رہا ہوں اور جبکہ اہداء ثواب کی صورت یہ ہے کہ اپنی طرف سے کرے اور بعد میں کہے یا اللہ میرے اس حج کا ثواب فلاں شخص کو دے' تو اس میں پہلی شکل تو ثابت اور منصوص ہے دوسری شکل بقول مولانا اسماعیل شہید رحمہ اللہ بدعت حقیقیہ ہے۔ چنانچہ ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح میں لکھتے ہیں زندوں کا مردوں کو عبادت کا ثواب بخشنا بدعت حقیقیہ ہے بخلاف مالی عبادات میں نیابت کے کہ وہ اصل میں صحیح ہے۔"

شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ بھی عبادات میں حج اور صدقہ کے علاوہ ایصال ثواب کے قائل نہیں۔

علماء حنابلہ بھی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں:

وقال شیخنا لم یکن من عادة السلف اهداء ذلك الی موتی المسلمین بل کانوا یدعون لهم فلا ینبغی الخروج عنهم۔ (الخ)

"مُردوں کو ثواب بخشنا اہل سلف کا دستور نہ تھا' وہ تو صرف ان کے لئے دعا کرتے تھے لہٰذا ان کے طریقہ سے نکلنا جائز نہیں۔"

نیز موافقات میں علامہ ابو اسحٰق کا یہ قول کتنا جامع ہے کہ "اہداء ثواب کے منع کی دو وجوہات ہیں۔

اول: شریعت میں مال کے ہبہ کا ثبوت ہے ثواب کے ہبہ کا نہیں اور جب اہداء ثواب کی کوئی دلیل ہی نہیں تو پھر اس کا قائل ہونا بھی غلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوم: ثواب اور عقاب شارع علیہ السلام کے مقرر کردہ نیز جزاء عمل کے تابع ہیں، جیسا عمل ویسی جزاء ''جزاء بما کانوا یعملون'' بدلہ ہے اس کا جو وہ عمل کرتے تھے اس میں عامل کو کوئی اختیار نہیں۔

سوم: ثواب اللہ تعالیٰ کا فضل وانعام ہے، عامل کو اس میں تصرف کا کوئی اختیار نہیں، لہٰذا اپنے عمل کے ثواب کو کسی دوسرے کے لئے ہدیہ اور ہبہ کرنے کا عامل کو حق نہیں۔

شبہات اور ان کا ازالہ:

کسی بھائی کو یہ شبہ نہ ہونا چاہیے کہ ثواب کی طرح مال بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور جب مال کا ہبہ کرنا جائز ہے تو ثواب کا ہبہ کرنا بھی جائز ہونا چاہیے چونکہ جبکہ یہ شبہ حقیقت کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ مال تو ایک محسوس ومقبوض اور قابل انتقال چیز ہے ایک کے قبضہ سے لے کر دوسرے کے قبضہ میں دی جاسکتی ہے لیکن ثواب تو غیر محسوس اور غیر مرئی چیز ہے اور قلب کی اس کیفیت کے تابع ہے جو عامل کو عمل سے حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کا انتقال ممنوع ومحال ہے اس لئے ثواب کو مال پر قیاس کرنا ہی قیاس مع الفارق ہے، یہ صحیح ہے کہ جزاء عمل کے تابع ہے لیکن عامل کو جزاء سے انتفاع اور استمتاع کا حق ہے نہ کہ انتقال وہبہ واہداء کا۔ اس فرق کو ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہیے تاکہ غلط بحث نہ ہو۔

اسی طرح یہ کہنا کہ نبی ﷺ نے اپنی امت کی طرف سے قربانی کی اور اس کا ثواب امت مرحومہ کو پہنچایا تو یہ قیاس بھی بے محل اور غلط ہے، اس لئے کہ اول تو قربانی ایک مالی صدقہ ہے جس میں نیابت جائز ہے اور نبی ﷺ کی حیثیت امت کے لئے ایسی ہے جیسے گھر والوں کے لئے قیم اور ولی کی جس طرح ایک مرد اپنے پورے گھر والوں کی طرف سے قربانی کرسکتا ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے اپنے اور اپنی آل اور اپنی امت کی طرف سے قربانی فرمائی، اس کا حق تو سب سے زیادہ آپ ہی کو پہنچتا تھا آپ سب سے اولیٰ ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (الاحزاب: ٦)

''نبی مومنین کے ساتھ ان کی جانوں سے بھی زیادہ اولیٰ ہیں۔''

اس حدیث سے اہداء ثواب پر استدلال کرنا غلط اور بے محل ہے کیونکہ اس سے نیابت ثابت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے نہ کہ اہداء‘ نیابت اور اہداء دو الگ چیزیں ہیں۔ رہامیت کی طرف سے قربانی کا جواز تو احادیث سے ثابت ہے خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ آپ کی طرف سے وہ قربانی کیا کریں‘ امت کا آج تک اس پر عمل ہو رہا ہے اور اھداء ثواب سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

فاتحہ اور ایصال ثواب:

کچھ لوگ مروجہ رسم فاتحہ کے ثبوت میں ہدایۃ الحرمین میں منقول فتاویٰ اوذ جندی کے حوالہ سے پیش کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا صاحبزادہ جب فوت ہوا تو سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ خشک کھجور اور دودھ جس میں جو کی روٹی نبی ﷺ کی خدمت میں لائے آپ نے اس پر سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھی‘ پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور مونہہ پر ہاتھ پھیرا اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تقسیم کرو میں نے اس کا ثواب اپنے بیٹے ابراہیم کو بخشا۔

یہ سارا قصہ سراسر موضوع اور من گھڑت ہے بلکہ موجودہ رسم تیجا (تیسرے) کو سامنے رکھ کر کمال ہوشیاری سے اس کو سجایا گیا ہے جس کی نہ کوئی اصل ہے نہ ثبوت‘ ہدایۃ الحرمین والے نے بھی اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا ہے۔

مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنوی رحمہ اللہ کے فتاویٰ جلد۲ ص ۳۶۲ اس قصہ کے بارہ میں ایک استفتاء اور اس کا جواب موجود ہے جس کو ثبوت کے لئے یہاں بتمامہ نقل کیا جاتا ہے۔

استفتاء:

ہم نے ہدایۃ الحرمین میں دیکھا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صاحبزادہ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے سوم اور دسویں و بیسویں و چہلم میں چھوہارے وغیرہ پر فاتحہ دیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کھلایا‘ پس فی زمانا پھول پان وغیرہ کرنے سے چہلم و دسویں و بیسویں میں مانع ہوتے ہیں کیسا ہے؟

ھوالمصوب:

یہ قصہ جو ہدایۃ الحرمین میں لکھا ہے محض غلط ہے کتب معتبرہ میں اس کا کوئی نشان نہیں۔ واللہ اعلم۔

حررہ الراجی غفرلہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحئی تجاوز عن ذنبہ الجلی والخفی۔

www.kitabosunnat.com

ابوالحسنات محمد عبدالحیٔ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قصہ

ابوداؤد میں ہے کہ "سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابلہ شہر والوں کو کہا' کون شخص اس بات کا عہد کرتا ہے کہ وہ میرے لئے مسجد میں عشاء میں دو یا چار رکعت پڑھے اور یہ کہے کہ یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟"

اس قصہ سے ایصال ثواب کا ثبوت پیش کرنا کئی وجہ سے غلط ہے' اول تو یہ روایت ہی نہایت ضعیف اور ناقابل استدلال ہے' اس میں ابراہیم بن صالح بن درہم ایک راوی ضعیف ہے۔ دوسرا اس میں ایصال ثواب نہیں بلکہ نیابت ہے اور وہ بھی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حکم اور وصیت پر لہٰذا نیابت کو اہداء پر قیاس نہیں کرنا چاہیے۔

ابوداؤد میں ہے کہ ایک مرد نے کہا: اے اللہ کے رسول میری ماں مرگئی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لئے مفید ہوگا؟ آپ نے فرمایا: "ہاں" پھر اس نے ایک باغ صدقہ کر دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ ناگہاں مرگئی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ صدقہ کرتی۔ اس کی طرف سے کفایت کرے گا فرمایا: "ہاں" پہلی روایت میں یہ بھی ہے "اگر وہ کلام کرتی تو صدقہ کرتی۔"

یہ احادیث اولاد کے بارہ میں ہیں اور ان سب میں نیابت کی صورت متحقق ہے' یہ دونوں عورتیں صدقہ کا پختہ ارادہ کر چکی تھیں اگر ان کو فرصت ملتی تو وہ صدقہ کرتیں' لہٰذا ان کی اس نیت کو ان کی اولاد نے نائب بن کر پورا کیا' اس لئے ایسی نیابت جائز اور ثابت ہے لیکن اس حدیث سے اہداء ثواب کا کچھ تعلق نہیں۔

میت کے گھر کھانا کھانے کی روایت:

بعض لوگوں نے دفن کے بعد میت کے گھر جمع ہو کر کھانا کھانے کے جواز میں مشکوٰۃ باب المعجزات کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک میت کے دفن سے واپس ہوئے تو میت کی بیوی نے آپ کو کھانے کی دعوت دی جسے آپ نے قبول فرمایا اور آپ نے بھی کھایا اور دوسرے لوگوں نے بھی' یہ حدیث صحیح ہے۔ بیہقی اور ابوداؤد دونوں نے نقل کیا ہے لیکن یہ بات غلط ہے کہ دعوت دینے والی عورت میت کی بیوی تھی بلکہ وہ ایک عام قریشی عورت تھی' اصل شبہ لفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہ" کی ضمیر کی زیادتی سے پیدا ہوا ہے۔ یعنی "داعی امـــــــرأۃ" (ایک عورت کا داعی) کے بجائے کاتب نے غلطی سے "داعی امراتہ" یعنی میت کی بیوی کا داعی لکھ دیا ہے۔

ابوداؤد اور جہاں بھی یہ روایت منقول ہے ہر جگہ "داعی امرأۃ" ہی ہے۔ جو کہ کاتب کا سہو ہے اور ایک صحابیہ سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ ایک فعل بدعت کا ارتکاب کرے کیونکہ میت کے گھر جمع ہو کر کھانا کھانا جاہلیت کا فعل ہے اور ابن ماجہ کی حدیث صحیح میں اس کو نوحہ کہا گیا ہے جو فعل حرام اور قابل لعنت ہے' اس حدیث سے میت کیلئے اہداء ثواب پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو کتاب الجنائز مولفہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری رحمہ اللہ۔ (ص ۸۷ تا ۹۱)

قبروں پر قرآن خوانی اور ایصال ثواب کا بیان

مولانا عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری رحمہ اللہ نے کتاب الجنائز میں لکھا ہے کہ "امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "اذکار" میں لکھا ہے کہ محمد بن احمد مروزی رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے جب تم قبرستان میں جاؤ تو سورۃ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد پڑھو' اس کا ثواب مُردوں کو بخشو' مردوں کو ثواب پہنچے گا۔ بعض اہل علم نے امام احمد رحمہ اللہ سے اس کے ثبوت کا انکار کیا ہے' امام کے علاوہ بعض دوسرے اہل علم نے بھی زیارت قبور کے وقت ان سورتوں اور بعض دوسری سورتوں کو پڑھنے اور ان کا ثواب مُردوں کو بخشنے کو لکھا ہے مگر باوجود تلاش کثیر کے اس بارہ میں کوئی حدیث مرفوع صحیح نظر سے نہیں گذری اور جو مرفوع احادیث اس بارہ میں نقل کی جاتی ہیں' وہ تمام کی تمام ضعیف ہیں۔

ازانجملہ ایک وہ حدیث ہے جس کو ابو محمد سمرقندی نے فضائل قل ہو اللہ احد میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قبروں کے پاس سے گذرے اور قل ہو اللہ احد گیارہ بار پڑھے اور اس کا ثواب مُردوں کو بخشے تو بقدر تعداد مُردوں کے اس کو ثواب دیا جائے گا۔

اور ازانجملہ ایک وہ حدیث ہے جس کو ابوالقاسم زنجانی نے اپنے فوائد میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قبرستان میں جائے' پھر سورۃ فاتحہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الھاکم التکاثر پڑھے' پھر کہے یا اللہ جو میں نے تیرا کلام پڑھا ہے اس کا ثواب اس قبرستان کے مومن اور مسلمان مُردوں کو بخش دیا تو وہ مردے اللہ تعالیٰ سے شفاعت کریں گے۔

اور از انجملہ ایک وہ حدیث ہے جو خلال کے شاگرد عبدالعزیز نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قبرستان میں داخل ہو' پھر سورہ یٰسین پڑھے تو اللہ تعالیٰ مُردوں سے تخفیف کرتا ہے۔ از انجملہ ایک وہ حدیث ہے جس کو قرطبی نے اپنے تذکرہ میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جب کوئی مومن آیۃ الکرسی پڑھے اور اس کا ثواب مُردوں کو بخشے تو اللہ تعالیٰ مشرق اور مغرب کی ہر قبر میں نور داخل کرتا ہے اور ان کی خوابگاہ کو وسیع کرتا ہے اور پڑھنے والے کو ساٹھ نبی کا ثواب دیتا ہے اور ہر میت کے مقابلہ میں اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ہر میت کے مقابلہ میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

یہ چاروں احادیث ایصال ثواب کے بارہ میں بہت مشہور ہیں۔ اکثر علماء ایصال ثواب کے بارہ میں ان کو نقل کرتے ہیں مگر یہ تمام ضعیف ہیں اور اہل علم نے ان کے ضعیف ہونے کی تصریح کی ہے۔

لیکن حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ روایات اگرچہ ضعیف ہیں لیکن ان کا مجموعہ بتلاتا ہے کہ ان کی کچھ اصل ہے۔ انتہیٰ (کتاب الجنائز ص ۱۰۳-۱۰۴)

ان احادیث میں دو مسائل ذکر ہوئے ہیں' قبرستان میں قرآن پڑھنا' مُردوں کو قرآن کا ثواب بخشنا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ قبرستان میں قرآن پڑھنا مکروہ سمجھتے ہیں' جمہور سلف اور قدیم اصحاب احمد کا یہی مذہب ہے۔ ایک روایت امام احمد سے ہے کہ بدعت ہے۔ بعض حنابلہ مکروہ نہیں سمجھتے۔ کتاب الفروع میں ہے کہ مُردوں کو قرآن کا ثواب بخشنا بھی مختلف فیہ ہے' امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک قرآن کا ثواب نہیں پہنچتا اور امام احمد اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پہنچتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے عدم وصول پر قرآن سے استدلال کیا ہے۔ جامع البیان میں ہے:

وان لیس للانسان الا ما سعی لا یثاب احد بفعل غیرہ۔

''انسان کے لئے صرف وہی ہے جو اس نے کوشش کی' یعنی دوسرے کے فعل پر کسی کو ثواب نہیں پہنچتا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی رحمہ اللہ نے اسی استدلال کیا ہے کہ قرآن کا ثواب مُردوں کو نہیں پہنچتا' نیز حدیث:

اذا مات الانسان انقطع عملہ الامن ثلاث۔

"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے صرف تین چیزیں باقی رہ جاتی ہیں۔"

یہ حدیث اور آیت بالعموم اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اہدائے ثواب باطل امر ہے جن احادیث کو شیخ جلال الدین سیوطی نے نقل کر کے ضعیف کہا وہ ان ادلہ قطعیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ لہٰذا صحیح امر یہی ہے کہ اہداء ثواب پر کوئی دلیل نہیں۔

یہ تمام تفصیلات رسالہ "اہداء ثواب" مولف مولانا محمد صاحب گوندلانوالہ سے ماخوذ ہیں۔

قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب سے متعلق مندرجہ بالا دلائل سے آپ پر اچھی طرح واضح ہو گیا ہو گا کہ عبادات بدنیہ جیسے تلاوت قرآن اور نماز وغیرہ کا ثواب میت کو پہنچنا کسی صحیح حدیث صریح سے ثابت نہیں اور جو روایات عبادات بدنیہ کے ثواب کے پہنچنے کے بارہ میں نقل کی جاتی ہیں وہ تمام ضعیف اور ناقابل وثوق ہیں۔

افسوس ہے کہ قرآن خوانی کی یہ رسم علماء کی بے توجہی کی وجہ سے اب عوام وخواص میں اتنی رائج اور عام ہو گئی ہے کہ اس کے خلاف عوام مشکل ہی سے کچھ سننا پسند کرتے ہیں' لیکن "فاصدع بما تؤمر" کے بمصداق اس رسم باطل کے خلاف ہم حق کی آواز بلند کر رہے ہیں امید ہے یہ آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہو گی اور ہماری یہ تحریری کوششیں ان شاء اللہ مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہوں گی اور جو لوگ بھی تعصب سے پاک ہو کر اس کا مطالعہ کریں گے ان کا جذبہ حق اور آزاد ضمیر انہیں قبولیت حق پر مجبور کرے گا۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلاَّ الْبَلاَغ۔

کچھ رسالہ کے بارہ میں:

حکومت مصر کی وزارت اوقاف نے میت کے لئے قرآن خوانی اور جنازہ سے متعلق دوسری بدعات کے رد اور اصلاح کے لئے علماء ازہر کی کمیٹی مقرر کی تھی جس کے رکن رکین استاد محمد احمد عبدالسلام نے کمیٹی کے مشورہ پر ایک رسالہ "حکم القراۃ للاموات ھل یصل ثوابھا الیھم" مرتب کیا جو طبع ہو کر بڑی تعداد میں تقسیم ہوا۔ قرآن خوانی کا یہ رسالہ دراصل اسی عربی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسالہ کا اردو ترجمہ اور تلخیص ہے اور مقدمہ میں ہم نے مشہور عالم مولانا محمد صاحب گوندلانوالہ کے رسالہ ''اہداء ثواب'' کا خلاصہ پیش کر دیا ہے نیز مولانا عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات سے بھی پورا استفادہ کیا ہے اس کتاب کو استاد العلماء مخدوم ومحترم مولانا عبیداللہ صاحب شیخ الحدیث مبارکپوری (رحمۃ اللہ علیہ) نے مطالعہ فرما کر جابجا تصحیح فرمائی ہے۔ فجزاهم الله خيراً

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو عوام کی ہدایت کا بہتر ذریعہ بنائے اور مولف ومترجم وناشر سب کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

از علامہ شیخ احمد بن حجر قاضی محکمۂ شرعیہ قطر

وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم۔

آپ نے رسالہ ''اھداء القراۃ للاموات'' پر حاشیہ اور تبصرہ لکھنے کی مجھ سے فرمائش کی ہے معلوم ہو کہ یہ رسالہ اپنے موضوع پر کافی ہے اور مؤلف نے قرآن خوانی کا ثواب مُردوں کو نہ پہنچنے کے بعض دلائل اور مذاہب اربعہ کا ذکر کر کے ثابت کر دیا ہے کہ مُردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے مُروجہ قرآن خوانی کی رسم ''بدعت ہے'' اور جس نے کتاب وسنت کی ذرا بھی مہک سونگھی ہوگی اس کو خوب معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اصحاب رسول رضی اللہ عنہم اور ائمہ معتبرین رحمہم اللہ سے اس بارہ کچھ بھی ثابت نہیں اور ایصال ثواب یا قبروں پر قرآن خوانی کو جائز قرار دینے والے کوئی واضح دلیل بھی نہیں پیش کرتے اور وہ محض گذشتہ فقہاء کے اس قول کو پکڑے بیٹھے ہیں کہ ہر قسم کے عمل وطاعت کا ثواب مُردوں کو ہدیہ کرنا جائز ہے لفظ ''کل'' تو عموم پر دلالت کرتا ہے جس میں ہر قسم کے عمل شامل ہیں۔

بس اس کی آڑ لے کر بعد والوں نے اس میں مزید وسعت دے دی اور دین میں وہ باتیں داخل کر دیں جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اور اس مسئلہ کو میت کی طرف سے حج کرنے کی نیابت پر اور بعض مذاہب کے مطابق روزوں کی قضا پر قیاس کر بیٹھے (جیسے امام شافعی رحمہ اللہ کا قدیم قول اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مذہب' نذر کے روزوں کی قضاء کے بارہ میں اور جو لوگ بعد میں آتے گئے وہ فلاں شیخ فلاں عالم کے قول اور فلاں کے حاشیہ کو دلیل بنا لیا اور یہ بات بھول گئے یا بھلا دی کہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت صحیحہ یا حسنہ کے سوا کوئی دوسری چیز دلیل حجت نہیں بن سکتی۔

رہے علماء کے اقوال تو وہ چاہے کتنے ہی بڑے فاضل کیوں نہ ہوں اور علم کے کتنے ہی اونچے مقام پر فائز کیوں نہ ہوں ان کی صرف وہی بات قبول کی جائے گی جو کتاب وسنت کے موافق ہو اور اس کے بعد ان کی خطا وصواب دونوں پر اجر ملے گا۔ حق وصواب کے مطابق کہنے والوں کو دوہرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجر اور خطا کرنے والوں کو اکبرا لیکن جن باتوں میں انہوں نے خطا کی ہو ان میں ان کی تقلید جائز نہیں اور یہ وہی قاعدہ ہے جس کی طرف ہم نے پہلے اشارہ کر دیا ہے کہ مسئلہ اہداء ثواب کو وضع کرنے والوں نے خطا کی ہے' چاہے وہ کتنا ہی بڑا عالم رہا ہو' اس لئے کہ قرآن کا پڑھنا عبادت ہے اور عبادت توقیف پر مبنی ہوتی ہے' یعنی خود ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ جائز ہے اور یہ مستحب اور یہ واجب' بلکہ ہم وہی کہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور چونکہ میت کی طرف سے حج کرنے کے بارہ میں صحیح حدیث وارد ہے اور اسی طرح روزوں کے بارہ میں بھی' تو ہم نے اس کے متعلق اثبات میں کہا اور جس کے بارہ میں صحیح حدیث وارد نہیں جیسے نماز اور قرآن کا پڑھنا اور ماتم اور چہلم اور اسی طرح کی دوسری من گھڑت رسومات' تو ہم بھی اس کے جواز کے قائل نہیں اور نہ ہی کسی کے لئے روا ہے کہ ایسی بے ثبوت باتوں پر عمل کرے' لہٰذا لفظ ''کل'' (یعنی ہر قسم کی عبادت تو اس) سے جو خرابیاں پیدا ہو سکتی تھیں ان کو بیان کر دیا۔ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی کوئی عالم اچھے ارادہ یا غفلت سے خطا کر جاتا ہے لیکن اس کے بعد جو لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں وہ دوسری احادیث اور تفاسیر اور علماء سلف کے اقوال کی چھان بین کی زحمت نہیں اٹھاتے اور اسی عالم کے قول کو ایک مسلمہ قضیہ بنا کر اختیار کر لیتے ہیں۔ مثلاً بعض علماء کبار نے بدعت کو پانچ حصوں میں تقسیم کر ڈالا واجبہ' مندوبہ' سیئہ اور حرام اور یہ نہیں سوچا کہ اس تقسیم سے بدعات کی تحسین اور ضلالات کی اشاعت کا کتنا بدترین نتیجہ نکلے گا۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ بعد والوں نے اس قول کو دلیل بنا کر اپنی کتب کو گمراہیوں اور بدعات کی تحسین سے بھر ڈالا۔ جن میں سے ایک مُردوں پر قرآن پڑھنے کی بدعت بھی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں بہت سے مسلمان وفات پا گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا انتقال ہوا لیکن کسی نے یہ روایت نہیں کی کہ ان میں سے کسی پر کسی نے قرآن پڑھا ہو' نہ ان کی قبر پر' نہ مسجد میں اور نہ ہی کسی مجلس میں۔

اور تعجب ہے کہ جو لوگ امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کی طرف اپنا انتساب کرتے ہیں تو یہ دونوں ہی امام جلیل اہداء ثواب کے قائل نہیں جس کا اعتراف وہ لوگ بھی کرتے ہیں جو اس کو جائز سمجھتے ہیں' صاحب تفسیر خازن اور ابن کثیر وغیرہم رحمہم اللہ نے اس کی وضاحت کر دی ہے اور تمام تفاسیر اور شروح احادیث بھی اس پر دلیل ہیں کہ امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ اس کو جائز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں سمجھتے تھے۔

بعد والوں نے کتاب وسنت اور اعمال صحابہ رضی اللہ عنہم کی دلیل کے بغیر ہی اس کو جائز سمجھ لیا اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا اپنے علماء کے قول کو دلیل بنا کر اس رسم سے چمٹ گئے اور جب وہ کسی رائے کی تائید کرنا چاہتے ہیں تو اپنے آپ کو مجتہد بنا کر پیش کرتے ہیں اور آیات واحادیث کے مفہوم کو دلیل بنا لیتے ہیں خواہ وہ احادیث کتنی ہی ضعیف کیوں نہ ہوں، جب انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ زید اور عمر کے قول کو چھوڑ کر قرآن وحدیث کو دلیل بناؤ تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم تو معذور ہیں، ہمارا کام تو تقلید کرنا ہے اور اجتہاد ہمارے لئے جائز نہیں اور اجتہاد کا دروازہ تو صدیوں سے بند کر دیا گیا۔

حاصل کلام یہ کہ اہداء ثواب اور میت کی وجہ سے قبروں پر اور مجالس اور مساجد میں قرآن پڑھنا بدعت وضلالت ہے جس سے لوگوں کو متنبہ کرنا ضروری ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے:

ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة۔

''نئی پیدا کی ہوئی باتوں سے بچو، اس لئے کہ ہر ایجاد کردہ بات بدعت ہے اور سب بدعت ضلالت ہے۔''

نیز فرمایا:

من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو رد۔

''جس نے ہمارے دین میں وہ بات ایجاد کی جو اس میں نہ تھی، تو وہ مردود ہے۔''

اور قرآن خوانی کا یہ رسالہ بہت ہی اچھا ہے، البتہ اس میں اعتراضات کے جوابات نہیں ہیں اور مقدمہ میں یہ کمی پوری کر دی گئی ہے۔

مدت سے میرے دل میں یہ خیال ہے کہ اس موضوع پر ایک رسالہ لکھوں جس میں قرآن خوانی کے قائلین کے شبہات کو اچھی طرح رد کروں اور اس کے بارہ میں کتاب وسنت اور علماء کے اقوال پیش کر دوں لیکن عوائق اور موانع جیسا کہ آپ کو معلوم ہے فرصت نہیں دیتے ایک بات اور بھی ہے کہ الحاد اور کفر وضلال کا سیل عظیم ٹوٹ پڑا ہے اس لئے اب علماء کا فرض ہے کہ دین صحیح کی تعلیم وتبلیغ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور کفار ملحدین کا رد کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہداء ثواب پر مزید لکھنے کے لئے کسی اور فرصت میں دیکھا جائے گا' اس وقت اتنا ہی کافی سمجھتا ہوں وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وسلم۔

میں نے یہ مضمون عدالت میں بیٹھ کر انتہائی عجلت اور مصروفیت کے عالم میں املا کیا ہے' اگر کوئی خطا پائیں تو میری طرف سے سمجھیں اور حق وصواب ہو تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے۔

احمد بن حجر

قاضی محکمہ شرعیہ قطر

۱۵ محرم ۱۳۹۶ ہجری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نزولِ قرآن کا مقصد (لمحۂ فکریہ)

☆ ہمارے رب نے یہ قرآن کس لئے نازل کیا ہے؟

☆ کیا اس لئے کہ اس سے تعویذ گنڈے بنائے جائیں اور بچوں اور مریضوں کو پہنائے جائیں؟

☆ کیا اس لئے کہ قبرستان میں مُردوں پر پڑھا جائے اور ملاں لوگ اس کو مال سمیٹنے کا ذریعہ بنالیں؟

☆ یا اس لئے کہ مکّار لوگ اسے برتنوں پر لکھوا کر اور دھو کر اس کا پانی مریضوں اور سحر زدہ لوگوں کو پلائیں؟

☆ یا اس لئے کہ کام چور اور بے عمل لوگ بھیک مانگنے کے لئے راستوں پر پڑھا کریں؟

☆ یا اس لئے کہ پورا قرآن ایک صفحہ میں چھاپ کر زینت اور برکت کے لئے دیواروں اور تعویذ بنا کر گردنوں میں لٹکایا جائے؟

☆ یا اس لئے کہ پیشہ ور لوگ اس کے تعویذ بنائیں اور مساجدوں کے دروازوں پر گلہ پھاڑ پھاڑ کر فروخت کریں' آیۃ الکرسی اور معوذتین کے تعویذ پانچ پانچ آنے میں؟

☆ یا' اللہ تعالیٰ نے قرآن اس لئے نازل فرمایا ہے کہ قوال اور گویے اس کو گائیں اور سننے والے اس کے نغموں اور موسیقی پر اچھل کود کریں اور جوشِ طرب میں آہ اور وہ کی بارش کریں؟

☆ جیسے وہ کسی کلب یا مجلسِ طرب میں ہوں؟

☆ یا اس لئے کہ بغیر سوچے سمجھے محض طوطوں کی طرح اس کی تلاوت کی جائے؟

☆ یا یہ اس لئے اتارا گیا تھا کہ اس سے جہاں ہمارے اسلاف نے دنیا فتح کر ڈالی تھی اب اس کے بجائے آج وہی قرآن کسی اندھیرے گوشہ میں غلاف کے اندر رکھ دیا جائے اور گرد و غبار کی تہہ کے اندر وہ چھپا رہے؟

تجھ سے عفو و کرم کی التجا ہے۔ اے رب!

☆ اپنی کتاب عظیم تو نے ان کاموں کے لئے نہیں نازل فرمائی بلکہ یہ کتاب تو نے اس لئے نازل فرمائی تھی کہ یہ سارے عالم کے لئے ''بشیر و نذیر'' بنے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ یہ کتاب تو نے زندوں کے لئے اتاری تھی مُردوں کے لئے نہیں' تو نے اس کو اس لئے اتارا تھا کہ مسلمان اس کو اپنے گھروں' بازاروں اور مدارس میں اپنا نظام و دستور بنائیں۔ ہم نے اسے چھوڑ دیا اور زندگی کی راہ پر اس طرح چلے کہ قرآن کے مقاصد اور پروگرام ترک کرنے اور قرآن کے خلاف عملی بغاوت کے نتیجے میں ہم پستی اور بدبختی کے قعر مذلت میں گرتے ہی چلے گئے۔

ہم نے قرآن کا مفہوم اور اس کے مقاصد کو کچھ اتنے عجیب و غریب طریقے سے بدل ڈالا جس کی مثال پچھلی امتوں میں نہیں ملتی' پچھلی امتوں نے بھی آسمانی کتابوں کا انکار کیا' لیکن ہم نے یہ بات کسی امت کے متعلق نہیں سنی کہ اس نے آسمانی کتاب کو مُردوں کے لئے پونجی بنایا ہو۔

ہم نے ان کروڑوں انسانوں کو بے لگام چھوڑ دیا جن کی تبلیغ و ہدایت کا ہمیں ذمہ دار بنایا گیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے جنگ اور تباہی کے وہ آلات بنائے جو ان کے اور ہم سب کے لئے تباہی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

چودہ صدیاں پہلے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ بشارت دی تھی:

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی۔ (مؤطا مالك)

"میں نے تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑی ہیں کہ جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے' اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت۔"

جب ہمارے آباء و اجداد نے حقیقی معنوں میں اس کو مضبوط پکڑا اور اسے اپنی زندگی اور عمل کا دستور بنا لیا تو چند ہی سالوں میں ساری دنیا کے سردار اور انسانیت کے رہنما بن گئے۔ قرآن تو ہم روز پڑھتے ہیں مگر اس کی قراءت ہمارے حلق سے نیچے نہیں اترتی' ہم تو سلف صالحین سے زیادہ قرآن پڑھتے ہیں لیکن کس طرح بس پڑھتے ہیں' نہ فہم' نہ تدبر اور نہ عمل بلکہ ہم میں سے اکثر کی تلاوت پر تو بزرگوں کا یہ مقولہ صادق آتا ہے۔

کم من تال للقران و القران یلعنہ۔

"کتنے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن خود انہیں لعنت کرتا ہے۔"

مثلاً وہ پڑھتے ہیں: الا لعنة اللہ علی الظلمین وھو ظالم ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بسا اوقات ظالم وہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت خود اس کی زبان سے اس پر پڑ جاتی ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو احساس تک نہیں ہوتا۔

مسلمانو! کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ ہم اپنی غفلت سے بیدار ہو جائیں اور ضلالت سے اپنا دامن صاف کر لیں۔ آخر ہمارے علماء ان بدعات کے خلاف جنگ کرنے کے لئے کب کھڑے ہوں گے؟ اگر ان کے اندر بدعات کے خلاف لب کشائی کی ہمت نہیں تو اپنی دستار فضیلت اتار دیں یا کم از کم ان لوگوں کی تائید کریں جو ان کے خلاف لڑ رہے ہیں، لیکن افسوس کا مقام ہے کہ خود علماء دین ہی نے ان بدعات کو ذریعۂ معاش بنا رکھا ہے اور ان کی مخالفت کرنے والوں کو مختلف آداب اور نفرت انگیز فتاووں سے متہم کر رہے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ایسے نازک دور میں جبکہ ہمیں خاندانی، سماجی، سیاسی اور اقتصادی خطرات نے ہر چہار طرف سے گھیر رکھا ہے، ہم اپنی گہری نیند سے بیدار ہو جائیں اور کتاب اللہ پر پوری طرح جم جائیں اور اس کی تلاوت غور و تدبر کے ساتھ کریں اور اسے زندگی کا منشور اور دستور حیات سمجھیں۔

آئندہ صفحات میں مُردوں کے لئے قرآن خوانی کی مروجہ رسم کے متعلق بڑی اہم بحث آرہی ہے جس میں قبروں اور مُردوں پر قرآن خوانی کرنے والوں کے ان توہمات اور جھوٹے دعووں کا پردہ چاک کیا گیا ہے اور صحیح دلائل سے اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب مُردوں کو نہیں پہنچتا اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ اس من گھڑت رسم سے قرآن کا بے محل استعمال ہو رہا ہے جس کی وجہ سے اس کی عظمت قدر و منزلت اور مقصد نزول متاثر ہو رہا ہے۔ ہم اس مقدمہ کو ایک مفکر کی اس عبارت پر ختم کر رہے ہیں۔

مسلمانو! تم ابھی تک دین کے نام نہاد ٹھیکداراوں اور کم علم ملاؤں کے غلام ہو، اور تم ابھی تک اپنی زندگی کے قانون اور فقہ میں قرآن کی حکمت سے مدد نہیں لیتے ہو۔

قرآن کریم جو تمہاری زندگی کا مقصد ہے اور تمہاری قوت کا سرچشمہ ہے، لیکن قرآن کریم سے تمہارا لگاؤ زندگی کے لئے نہیں موت کے لئے ہے۔ جب زندگی کے کاموں سے فارغ ہو کر تم موت کی سرحد میں داخل ہوتے ہو تو نزع کے عالم میں قرآن کریم تم پر پڑھا جاتا ہے تاکہ تم سہولت سے مر جاؤ۔ کتنی عجیب بات ہے کہ قرآن کریم تم کو زندگی اور قوت بخشنے آیا تھا اب اس لئے پڑھا جاتا ہے کہ تم آرام سے مر جاؤ۔

ضرورت ہے کہ اسلام سے دور کرنے والی اس سڑی ہوئی تقلید کے خلاف بغاوت کی جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دور جاہلیت کے عرب مشرکین سے زیادہ شرک کرنے والے ان قبر پرستوں کی اصلاح کی جائے جو مصائب کے وقت مُردوں کی بوسیدہ ہڈیوں کی طرف رخ کرتے ہیں اور انہیں سے اپنی حاجات پوری کرنے کی درخواست کرتے ہیں' انہیں کو واسطہ بناتے ہیں' ان کے نام پر جانور ذبح کرتے ہیں اس خیال سے کہ قبر والے ان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اکثر آیات میں ان قبر پرستوں کا مذاق اڑایا ہے جنہوں نے مُردوں سے استغاثہ کر کے اپنی عقلوں کو مسخ کر ڈالا اور اپنے ضمیر کو مار دیا ہے اور چونکہ کتاب اللہ کا دامن انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔اس لیے شرک ان کے دلوں میں جم گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ٥ (الاحقاف: ٥)

''اور اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہوسکتا ہے جو ایسے لوگوں کو پکارے جو قیامت تک ان کو جواب نہ دے سکیں اور ان کو ان کے پکارنے کی خبر نہ ہو''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ٥ (الرعد: ١٤)

''سودمند پکارنا تو اسی کا ہے اور جن کو یہ لوگ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کو کسی طرح قبول نہیں کرتے مگر اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تا کہ دور سے اس کے مونہہ تک آ جائے حالانکہ وہ اس تک کبھی نہیں آ سکتا اور کافروں کی پکار بے کار ہے۔''

آج اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم شریعت محمدیہ ﷺ کو بدعات سے پاک وصاف کریں اور اصلاح دین کی مشعل لے کر اٹھیں اسی پر ہماری دینی ترقی منحصر ہے اور اسی میں ہماری عزت کا راز مخفی ہے۔اس لیے ہم علماء اور مفکرین اسلام کو دعوت دیتے ہیں کہ آیئے اصلاح امت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا قرآنی خوانی کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔

امابعد! ہمارے ایک دینی بھائی نے ہم سے یہ سوال کیا ہے کہ ''کیا قرآن خوانی کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے؟''

لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ اس موضوع پر تفصیل سے اپنے خیالات کا اظہار کر دیں' اس سلسلہ میں سب سے پہلے ہم قبروں کی زیارت اور ایصال ثواب سے متعلق جملہ امور کا تفصیلی ذکر کر رہے ہیں:

قبروں کی زیارت کے بارہ میں نبی ﷺ کا معمول

سنن ابی داؤد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو قبر کے پاس کھڑے رہتے اور فرماتے ''اپنے بھائی کے لئے ثابت قدمی کی دعا مانگو کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا۔'' اور ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ میت جب قبر میں رکھی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے: ''بسم اللہ وباللہ وعلی ملتہ رسول اللہ'' [1] ان احادیث میں کبھی یہ ذکر نہیں آیا کہ آپ ﷺ نے قبر پر کوئی سورۃ پڑھی ہو جیسا کہ آج کل رواج عام ہو گیا ہے۔

صحیح حدیث میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت فرمائی' آپ خود روئے اور آس پاس والوں کو بھی رولایا' آپ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی کہ والدہ کے لئے مغفرت طلب کروں لیکن مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی والدہ کی قبر کی (زیارت کی) اجازت مانگی تو مجھے اس کی اجازت مل گئی' پس تم لوگ بھی قبروں کی زیارت کرو' کیونکہ قبریں موت کی یاد دلاتی' دنیا سے بے رغبت کرتی اور آخرت کی یاد تازہ کرتی ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ دستور نبوی ﷺ صرف یہ ہے کہ مُردوں کے لئے استغفار کیا جائے

---

[1] افسوس کہ یہ سنت مٹتی جا رہی ہے اور بہت کم لوگ دفن کے بعد قبر کے پاس ٹھہرتے ہیں کئی لوگ تو ایسے ہیں جو جنازہ پڑھ کر واپس آ جاتے ہیں' کئی قبر پر مٹی ڈال کر چلے آتے ہیں اور صرف چند ہی لوگ باقی رہ جاتے ہیں جو آخر تک کھڑے ہو کر دعائے تثبیت پڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن نہ پڑھا جائے۔ یہی منقول بھی [1] ہے اور معقول بھی' کیونکہ قرآن میں تو دراصل دین کے احکام وآداب کا ذکر ہے اور حلال وحرام کا بیان ہے جس سے مُردوں کو قطعی کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور قرآن وحدیث سے بھی یہی ثابت ہے۔

السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء الله بکم لاحقون انتم لنا فرط' ونحن لکم بالاثر۔

''تم پر سلامتی ہو اے اس بستی کے اہل ایمان واسلام اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں تم ہم سے پہلے ہو تم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔''

انسان مرنے کے بعد کن چیزوں سے فائدہ اٹھاتا ہے

(۱) میت کو انہی چیزوں سے نفع پہنچتا ہے جن کو شریعت اسلامیہ نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں مقرر کیا ہے۔ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جارية' او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو اله۔ (مسلم' ابو داوٗد' نسائی)

''جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل بند ہو جاتا ہے صرف تین چیزیں باقی رہتی ہیں' صدقہ جاریہ' علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے اور صالح اولاد جو اس کیلئے دعا کرے۔''

(۲) نیز میت کو نفع اس حدیث کے مطابق بھی پہنچتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے مومن کے عمل اور اس کی نیکیوں میں سے اس کی موت کے بعد جو اس کو پہنچتا ہے وہ علم ہے جو وہ کسی کو سکھائے اور پھیلائے اور نیک اولاد چھوڑے اور قرآن کا وارث بنائے یا مسجد تعمیر کرائے یا مسافر خانہ بنوائے یا ایسا صدقہ جو وہ اپنے مال میں سے نکالے اپنی صحت اور زندگی میں تو وہ اس کو اس کی موت کے بعد پہنچے گا۔ (ابن ماجہ)

---

[1] قبروں کی زیارت کے بارہ میں نبی ﷺ کے معمول کا خلاصہ یہ ہے کہ مُردوں کو دعا دی جائے' ان پر سلام کیا جائے' عبرت حاصل کی جائے' فاتحہ وغیرہ پڑھنے کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ قبروں کی زیارت کے موقع پر نبی ﷺ سے متعدد دعائیں منقول ہیں جن میں سے ایک یہ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ نیز میت کو اس کی موت کے بعد اس سنت حسنہ کا ثواب بھی پہنچتا ہے جس کو اس نے اپنے عمل سے زندہ کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا جیسا کہ صحیح حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص اسلام میں کوئی سنت جاری کرے تو اس شخص کو اس سنت کے اجراء کا اجر ملے گا اور ان لوگوں کا بھی جو اس سنت پر اس کی وفات کے بعد تک عمل کرتے رہیں گے لوگوں کے اجر میں سے کچھ کم کئے بغیر۔''

④ اور جب میت کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کی جائے تب بھی اس کو ثواب ملتا ہے جیسا کہ بخاری میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ''میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے اس کا ثواب ملے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں بے شک۔''

⑤ مسند احمد اور سنن میں سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا تو ان کے حق میں کونسا صدقہ افضل ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ''پانی'' تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور اعلان کروا دیا کہ یہ سیدہ ام سعد رضی اللہ عنہا کے ثواب کے لئے ہے۔ معلوم ہوا کہ پانی ان صدقات میں سے ہے جس کا ثواب میت کو اس کی اولاد کی طرف سے پہنچتا ہے۔ اس حکم میں کنواں، نہر سبیل، پائپ مشین وغیرہ شامل ہیں۔

⑥ اور صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا کہ میرے والدین نے مال چھوڑا ہے اور اس کے بارہ میں کوئی وصیت نہیں کی ہے تو اگر میں ان کے لئے صدقہ کروں تو کیا ان کے واسطے کافی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں''

⑦ اور میت کو مسلمانوں کی دعا اور اس کے لئے ان کے استغفار سے ثواب بھی پہنچتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ۔ (الحشر: ۱۰)

''اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گذر گئے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور سنن میں مرفوعاً ہے کہ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے خلوص سے دعا مانگو۔

زندوں کی طرف سے مُردوں کو ثواب پہنچنے کے سلسلہ میں احادیث مذکورہ میں یہی مذکورہ بالا چیزیں ثابت ہیں۔ لیکن ان میں کوئی ایک بھی ایسی دلیل نہیں جس سے مُردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے قرآن پڑھنے یا کوئی مخصوص سورۃ جیسے یٰسین وغیرہ پڑھنے کی بو بھی آتی ہو یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا وظیفہ سورۃ اخلاص کا ایک لاکھ بار ورد یا لا الہ الا اللہ کی ہزاری تسبیح وغیرہ۔ اب ہم اس سلسلہ میں مفسرین محدثین اور اصولیین اور ائمہ مذاہب کے اقوال پیش کریں گے جس سے نہایت وضاحت کے ساتھ ثابت ہو جائے گا کہ آج جو لوگ ماتم اور قبروں پر قرآن خوانی کی باتیں کر رہے ہیں اس سے شریعت اسلامیہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔

مفسرین رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے آیت کریمہ

أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ۝ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ۝ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۝ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ۝ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ۝ (النجم: ٣٦۔٤١)

”جو باتیں موسیٰ (علیہ السلام) کے صحائف میں ہیں ان کی اس کو خبر نہیں پہنچی اور ابراہیم (علیہ السلام) کی جنہوں نے (حق طاعت اور رسالت) پورا کیا' یہ کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی پھر اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

یعنی جس شخص نے کفر یا اور کسی گناہ کی وجہ سے اپنے اوپر ظلم کیا ہو گا تو اس کا وبال اسی کے اوپر ڈالا جائے گا' کوئی دوسرا شخص وہ بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ۔ (الفاطر: ١٨)

”اور کوئی اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور کوئی بوجھ میں دبا ہوا اپنا بوجھ اٹھانے کو کسی کو بلائے تو کوئی اس میں سے کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ قرابت دار ہی ہو۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰیo (النجم: ۳۹)

"اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔"

یعنی جس طرح اس پر دوسرے کا گناہ نہیں ڈالا جائے گا' تو اسی طرح اس کو اجر بھی اتنا ہی ملے گا جتنا وہ اپنے لئے کمائے گا۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے متبعین نے استنباط کیا ہے کہ قرآن شریف پڑھنے کا ثواب مُردوں کو نہیں پہنچتا' کیونکہ یہ مُردوں کا عمل وکسب نہیں' اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس کا حکم نہیں دیا اور اشارۃً وصراحۃً بھی اس طرف ان کی رہنمائی نہیں فرمائی نہ اس کی ترغیب انہیں دی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بھی کسی کی طرف سے یہ بات نہیں کہی گئی۔ اگر میت کے لئے قرآن خوانی کوئی کارخیر ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہم سے پہلے اس کی سعادت حاصل کر چکے ہوتے۔ اعمال خیر میں صرف نصوص پر انحصار کیا جاتا ہے' رائے اور قیاس کو اس میں دخل نہیں' البتہ دعا اور صدقہ کے بارہ میں اتفاق ہے اور شارع علیہ السلام کی طرف سے واضح نص موجود ہے کہ ان کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔

رہی وہ حدیث جو امام مسلم نے اپنی صحیح میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاث ولد صالح يدعوله او صدقة جارية من بعده او علم ينتفع به۔ (مسلم)

"جب انسان مر گیا تو اس کا عمل ختم ہو گیا' سوائے تین طریقے سے' صالح اولاد اس کے لئے دعا کرے' ایسا صدقہ جو اس کی وفات تک جاری رہے اور ایسا علم جس سے نفع اٹھایا جاتا رہے۔"

تو یہ تینوں چیزیں حقیقت میں میت ہی کا عمل اس کی کوشش اور محنت کا نتیجہ ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

www.kitabosunnat.com

ان اطيب ما اكل الرجل من ان اطيب ما اكل الرجل من كسبه وان ولده من كسبه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آدمی جو سب سے زیادہ پاکیزہ چیز کھاتا ہے وہ اس کی خود کی کمائی ہے اور اس کی اولاد اس کی بہترین کمائی ہے۔''

اور یہ صدقہ جاریہ وغیرہ بھی انسان ہی کے عمل اور وقف کا نتیجہ ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ۔ (یٰسٓ: ۱۲)

''بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے ہیں اور جو نشان پیچھے رہ گئے ہیں ہم ان کو قلمبند کر لیتے ہیں۔''

اور جس علم کو اس نے عوام میں پھیلایا اور لوگوں نے اس کی پیروی کی وہ بھی میت کا ہی عمل اور سعی کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے:

من دعا الی هدی کان له من الاجر مثل اجور من تبعه من غیر ان ینقص من اجورهم۔ (صحیح مسلم' ترمذی)

''جس شخص نے کسی ہدایت کی طرف دعوت دی تو اس کو عمل کرنے والوں کے اجر کا ثواب ملے گا' لیکن عمل کرنے والوں کے اجر میں بھی کچھ کمی نہ کی جائے گی۔''

امام شوکانی رحمہ اللہ:

امام شوکانی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "وان لیس للانسان الا ما سعی" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ انسان کو صرف اس کی کوشش کا اجر اور صرف اس کے عمل کی جزا ملے گی۔ کسی کا عمل دوسرے کے کام نہیں آئے گا' لیکن آیت کا یہ عموم اس آیت کریمہ کو خاص کر دیتا ہے الحقنا بهم ذریتهم ''ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے درجہ تک پہنچا دیں گے۔'' اسی طرح انبیاء کرام اور ملائکہ علیہم السلام کی شفاعت بھی اس کو خاص کر دیتی ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی فرمائیں گے۔ نیز مُردوں کے لئے زندوں کی دعاؤں کی مشروطیت بھی اس کی مخصص ہے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ آیت مذکورہ بالا امور کی وجہ سے منسوخ ہو گئی ہے' ان کا یہ خیال درست نہیں' اس لئے کہ خاص عام کو منسوخ نہیں کرتا بلکہ اس کی فی الجملہ تخصیص کر دیتا ہے۔ لہٰذا ہر وہ چیز جس کے بارہ میں یہ دلیل قائم ہو جائے کہ انسان کو اس کا نفع پہنچے گا حالانکہ اس کی کوشش کو اس میں دخل نہ ہو تو سمجھ لینا چاہیے وہ بھی اس عموم سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ رشید رضا:

صاحب تفسیر المنار نے آیت کریمہ:

وَ لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔(الانعام:١٦٤)

"اور جو کوئی برا کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

کی تفسیر میں ایک لمبی بحث کے بعد فرمایا ہے' جس کا خلاصہ یہ ہے۔

قرآن خوانی اور اوراد و وظائف کا ثواب مُردوں کو بخشنے کا جو رواج عام ہو گیا ہے۔ نیز اجرت پر قرآن پڑھوانے اور اس مقصد کے لئے جائداد وقف کرنے کا جو چلن عام ہو گیا ہے وہ سب کا سب بدعت اور غیر شرعی عمل ہے ایسے ہی "اسقاط الصلوٰۃ" کا مسئلہ بھی ہے' اگر ان باتوں کی دین میں کوئی اصل ہوتی تو ہمارے اسلاف اس سے ناواقف نہ رہتے اور اگر ان کو اس کا علم ہوتا تو وہ اس کو اس طرح بے کار اور مہمل نہ چھوڑتے ضرور اس پر عمل کرتے۔

نیز علامہ مرحوم نے فرمایا کہ مُردوں پر سورۂ یٰسین پڑھنے کی روایت صحیح نہیں ہے اور اس بارہ میں کوئی بھی صحیح حدیث مروی نہیں ہے جیسا کہ محدث دار قطنی کا بیان ہے۔

تو معلوم ہونا چاہیے کہ آج شہر اور دیہات میں مُردوں کے لئے "فاتحہ" پڑھنے کا رواج جو عام ہو گیا ہے اس بارہ میں بھی نہ کوئی صحیح حدیث ہے نہ ضعیف اور نہ ہی موضوع' بلکہ یہ ایک ایسی بدعت ہے جو دلائل و نصوص قطعیہ کے سراسر منافی ہے۔ اس کا رواج تو محض اس طرح پڑ گیا کہ بعض نام نہاد جبہ پوش علماء نے اس پر خاموشی سادھ لی اور عوام اس کے ساتھ چپک گئے اور اسے سنت مؤکدہ بلکہ فرض کا درجہ دے دیا۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ یہ مسئلہ امور تعبدیہ میں سے ہے' جس کا دارومدار کتاب و سنت کی دلیل اور قرنِ اول کے سلف صالحین کا عمل ضروری ہے۔

قرآن مجید کی صریح نصوص اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں یہ مقررہ قاعدہ معلوم ہو چکا ہے کہ آخرت میں یہ لوگ اپنے ہی اعمال کی جزاء پائیں گے۔

يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا۔(لقمٰن:٣٣)

"جس روز کوئی کسی کا کچھ بھلا نہ کر سکے گا اور اس دن کا خوف کرو نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے گا اور نہ ہی بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے گا۔"

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاص رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پہنچا دیا ہے۔

اعملوا لا اغنی عنکم من اللہ شیئا۔

''عمل کرو میں تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔''

معلوم ہوا کہ آخرت میں نجات کا دارومدار ایمان اور عمل صالح کے ذریعہ نفس کو صاف ستھرا کرنے پر ہے۔

علامہ مرحوم نے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے' ان سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے کچھ قرآن پڑھا اور دعا میں کہا کہ اے اللہ! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا تو اسے رسول اللہ ﷺ کی بزرگی میں اضافہ کا ذریعہ بنا' تو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بعد کے قراء کی ایجاد ہے۔ پہلے لوگوں میں تو ہم نے اس کے بارہ میں کچھ نہیں سنا اور نہ ہی جانا' ہم تو یہی کہیں گے کہ اکثر کٹھ ملاں جو قرآن کی ایک آیت کا معنی تک نہیں جانتے' انہیں آیت

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (الحشر: ۷)

''اور جو کچھ رسول تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔''

کا معنی معلوم ہے اور نہ انہیں اس صحیح حدیث کا علم ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من عمل عملا لیس علیه امر نا فهو رد۔

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا دین نہ تھا وہ مردود ہے۔''

اور یہ حدیث: شر الامور محدثاتها و کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة۔

''تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہے جو دین میں نیا پیدا کیا گیا ہو اور ہر نیا پیدا کیا گیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

بس یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن کو اپنی خوراک کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ ان کا حساب اللہ تعالیٰ ہی کے ذمہ ہے۔ [1]

---

[1] ان کے علاوہ اور بھی صحیح احادیث اسی مضمون کی ہیں جنہیں رسول اکرم ﷺ نے قرآن کے بارہ میں فرمایا ہے: اقرء و القران ولا تاکلوا به ولا تستکثروا به ولا تجفوا عنه ولا تغلوا فیه قرآن پڑھو اور اس سے کھاؤ مت' اس سے مال مت بڑھاؤ' اس سے تختی اختیار نہ کرو' اس میں غلو مت کرو۔'' تختی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر عمل ترک نہ کرو اور غلو و تحریف سے کام مت لو۔ اس کے غلط معانی و تفسیر نہ کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ائمہ حدیث کے اقوال

امام نووی رحمہ اللہ:

امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں ''وصول ثواب الصدقة عن المیت'' میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ اچانک انتقال کر گئیں اور وصیت نہیں کی اور مجھے یقین ہے کہ اگر وہ بول سکی ہوتیں تو ضرور صدقہ کرتیں لہٰذا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا:

''ہاں! بے شک۔''

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میت کی طرف سے صدقہ میت کو فائدہ پہنچاتا ہے اور صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ اس پر بھی اجماع کہ دعا بھی میت کو پہنچتی ہے اور قرض بھی میت کی طرف سے ادا ہوتا ہے اور میت کی طرف سے حج بدل بھی صحیح ہے۔ نذر کے روزے کی قضا بھی جائز ہے۔ اس بارے میں صحیح احادیث وارد ہیں اور سب کے بارے میں نصوص موجود ہیں اور ہمارا یہ معروف مذہب ہے کہ قرآن کی قرأت کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔

امام صنعانی رحمہ اللہ:

امام صنعانی رحمہ اللہ نے ''سبل السلام'' میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی قبروں کے پاس سے گذرے اور ان کی طرف رخ کر کے فرمایا:

السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر۔ (ترمذی)

''اے قبر والو! تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو بخش دے' ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔''

امام صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ آدمی جب کسی کے لئے دعا یا استغفار کرے تو پہلے اپنے لئے دعا اور استغفار کرے۔ قرآن کی دعائیں ایسی ہی ہیں' مثلاً:

ربنا اغفرلنا ولاخواننا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے ہمارے رب! بخش دے ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو"

فاستغفر لذنبك وللمومنين۔

"بخشش مانگئے اپنے گناہ کے لئے اور ایمان والوں کے لئے۔"

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ اور اس طرح کی دعائیں بلا اختلاف میت کے لئے مفید ہیں لیکن امام شافعی رحمہ اللہ کے بقول قرآن پڑھنے کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔

امام شوکانی رحمہ اللہ:

امام شوکانی رحمہ اللہ نے منتقی کی شرح میں فرمایا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کی ایک جماعت کا مشہور مذہب یہ ہے کہ قرآن پڑھنے کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور ہم کہتے ہیں کہ قرآن کی تلاوت مُردوں کے لئے مفید نہیں اور نہ ہی قرآن قبروں پر پڑھا جائے اس کی واضح دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:

اقرءوا سورة البقرة في بيوتكم ولا تجعلوها قبورا۔ (بیہقی)

"اپنے گھروں میں سورۃ بقرہ پڑھو اور ان کو قبرستان مت بناؤ۔"

نیز فرمایا:

صلوا في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا۔ (ترمذی)

"اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور ان کو قبرستان مت بناؤ"

اگر مُردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے ان کی قبروں پر قرآن پڑھنا مفید ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو ایمان والوں کے ساتھ رؤف ورحیم تھے یہ نہ فرماتے کہ قرآن اور نماز گھروں میں پڑھو اور گھروں کو قبرستان مت بناؤ۔

آپ نے ایسا محض اس لئے فرمایا کہ قبریں قرآن کی تلاوت اور نماز پڑھنے کی جگہ نہیں ہیں اور یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زندگی میں ایک مرتبہ بھی یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ نے قبروں پر قرآن یا قرآن کی کچھ سورتیں پڑھی ہوں جبکہ آپ نے کثرت سے قبر کی زیارت فرمائی اور لوگوں کو زیارتِ قبور کے آداب وطریقے کی تعلیم بھی دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ائمہ اربعہ کے اقوال

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا مذہب:

ملا علی قاری حنفی نے ''الفقہ الاکبر'' صفحہ ۱۱۰ میں لکھا ہے کہ:

ثم القراۃ عند القبور مکروھة عند ابی حنیفة ومالك واحمد رحمھم الله فی روایة لانه محدث لم ترو به السنة وکذلك قال شارح الاحیاء۔

''امام ابوحنیفہ' امام مالک' اور امام احمد رحمۃ اللہ کے نزدیک قبروں کے پاس قرآن پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ وہ بدعت ہے اس کے بارہ میں حدیث وارد نہیں ہے۔ شارح احیاء العلوم کا بھی یہی بیان ہے۔'' ❶

علامہ عز بن عبدالسلام رحمۃ اللہ سے پوچھا گیا کہ قرآن پڑھ کر اس کا ثواب میت کو جو ہدیہ کیا جاتا ہے تو یہ ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں؟ تو علامہ موصوف نے جواب دیا کہ تلاوت قرآن پاک کا ثواب تلاوت کرنے والے کے لئے ہی مخصوص ہے' اس کے سوا دوسرے کو نہیں پہنچتا' نیز فرمایا: ''مجھے تعجب ہے کہ کچھ لوگ اس کو خوابوں کے ذریعہ ثابت کرتے ہیں' جبکہ خواب اس کے لئے دلیل نہیں ہو سکتے۔''

امام مالک رحمۃ اللہ کا مذہب:

شیخ ابن ابی جمرہ کا بیان ہے کہ قبروں کے پاس قرآن کریم پڑھنا سنت نہیں بدعت ہے۔ (المدخل) اور شیخ الدردیر نے اپنی کتاب ''شرح الصغیر ص ۱۸۰ میں لکھا ہے'' قرآن کریم کا کوئی حصہ موت کے وقت پڑھنا اور مرنے کے بعد قبروں پر پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ یہ سلف صالحین کا عمل نہیں' ان کا معمول تو مُردوں کے لئے مغفرت ورحمت کی دعا اور قبروں سے عبرت حاصل کرنا تھا۔

---

❶ حنفی مذہب کا فتویٰ۔ امام برکوی نے اپنی کتاب ''الطریقہ الحمدیہ'' کی تیسری فصل امور مبتدعہ وباطلہ کے بارہ میں لکھا ہے کہ لوگ یہ سمجھ کر اس پر مائل ہیں کہ کار ثواب مثلاً میت کی اس وصیت کو پوری کرنا اس کی وفات یا اس کے بعد کسی دن کھانا تیار کر کے کھلانا ایصالِ ثواب کے لئے قرآن پڑھنے والوں کو روپیہ دینا اور تسبیحات پڑھنا سب بدعت اور باطل اور اس کی اجرت حرام ہے اور اس کا پڑھنے پڑھانے والا گنہگار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب:

قرآن خوانی کے ثواب کا میت تک نہ پہنچنے کے بارہ میں امام شافعی رحمہ اللہ نے قرآن کریم کی اس آیت سے استدلال کیا ہے:

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ (النجم: ۳۹)

''اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔''

اور اس حدیث سے:

اذا مات الانسان انقطع عمله۔

''جب انسان مرگیا تو اس کا عمل منقطع ہوگیا۔''

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں قرآن کریم پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو بخشنا اور میت کی طرف سے نماز پڑھنے وغیرہ کے بارہ میں امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور کا یہ مسلک ہے کہ اس کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا' امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں اس مضمون کو کئی جگہ دہرایا ہے۔

اور ''شرح المنہاج لابن النحوی'' میں لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک قرآن کریم پڑھنے کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مذہب:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جب قبر پر کسی کو قران پڑھتے دیکھ لیتے تو فرماتے: ''اے شخص قبر پر قرآن پڑھنا بدعت ہے اور یہی جمہور سلف کا بھی قول ہے۔ نیز آپ کا فتویٰ ہے:

''القراء ة علی المیت بعد موته بدعة۔ ''میت پر وفات کے بعد قرآن پڑھنا بدعت ہے۔ نیز آپ فرماتے ہیں یہ سلف صالحین کی عادت نہ تھی کہ جب وہ نفلی نماز پڑھتے یا نفلی حج کرتے یا قرآن کریم پڑھتے تو اس کا ثواب مسلمان مُردوں کو بخشتے۔ لہٰذا سلف صالحین کے طریقہ سے ہٹنا نہیں چاہیے۔ رہی حدیث اقروا علی موتاکم یٰس اپنے مُردوں پر یٰسین پڑھو تو یہ حدیث مضطرب الاسناد و مجہول السند ہے۔ اگر یہ صحیح بھی مان لی جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میت پر یٰسین پڑھی جائے بلکہ جو مر رہے ہوں ان پر۔

امام ابوالحسن البعلی کا بیان ہے کہ مزدوری پر قرآن کریم پڑھوانا جائز نہیں اور نہ ہی اس کا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ثواب بخشنا جائز ہے کیونکہ اس بارہ میں علماء وسلف سے کچھ منقول نہیں اور قاری صاحب جب روپے کے لئے پڑھے گا تو اس کو ثواب ہی نہیں ملے گا' پھر وہ میت کو کیا چیز بخشے گا؟ میت کو تو عمل صالح ہی پہنچتا ہے۔ اکثر علماء کا یہی فتویٰ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب پڑھنے والے ہی کو ملتا ہے میت کو نہیں پہنچتا۔

اگر قرآن خوانی کا ثواب میت کو پہنچتا تو ایک مسلمان بھی جہنم میں نہ جاتا کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو اس حرف کے بدلہ ایک سے دس نیکی ملے گی۔ الم ایک حرف نہیں بلکہ الف ایک حرف' لام ایک حرف ہے اور میم حرف ایک ہے۔

جب قرآن خوانی ہی سے مُردوں کی بخشش ہو جاتی ہے تو آخر قبروں پر ٹیپ ریکارڈ کیوں نہیں رکھ دیئے جاتے تا کہ ریکارڈ کیا ہوا قرآن کریم دن رات قبر پر بجتا رہے اور قرآن کریم کی آواز سے مُردوں کی بخشش ہوتی رہے؟

بریں عقل و دانش بباید گریست

علماء اصول کے اقوال

''طریق الوصول الی ابطال البدع بعلم الاصول'' کے مصنف کا بیان ہے کہ عوام آج جو بدعات کرتے ہیں ان کی چند مثالیں یہاں پیش کی جا رہی ہیں:

اول: میت پر رحمت کی نیت سے قبروں پر قرآن کریم کا پڑھنا اس کی ضرورت اور حاجت کے باوجود رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو نہیں کیا۔ میت کے ساتھ شفقت کے تقاضہ کے باوجود اس کا ترک واضح دلیل ہے کہ اس کا کرنا بدعت ہے اور اس کا ترک کرنا سنت ہے کیونکہ یہ بات کسی طرح بھی عقل میں نہیں آتی کہ نبی ﷺ جو امت کے لئے رؤف ورحیم تھے ایک ایسا عمل ساری عمر ترک کر دیں اور کبھی ایک بار بھی نہ کریں جس کا نتیجہ امت کے لئے رحمت اور نفع بخش ہوتا؟

دوم: مقررہ تعداد میں ''صمدیہ یا جلالہ'' کا پڑھنا' قرآن بذاتِ خود تلاوت کرنے والے کے لئے عبادت ہے۔ بندہ اس کی تلاوت اور سماعت سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اس میں کسی کو کلام نہیں' بحث تو صرف اس بات میں ہے کہ میت کی گردن کو جہنم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نجات دلانے کے لئے قرآن پاک پڑھنا کیسا ہے؟

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ قرآن مُردوں کے لئے نہیں اترا بلکہ زندوں کے لئے اترا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ۝ لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ (یٰسٓ: ۹۶-۹۷)

"یہ تو محض نصیحت اور صاف قرآن ہے تاکہ اس شخص کو جو زندہ ہو ہدایت کا راستہ دکھائے اور کافروں پر بات پوری ہو جائے۔"

اس کے نزول کا مقصد یہ ہے کہ اطاعت اور عمل کرنے والے کو انعام کی بشارت دے اور نافرمانوں کو سزا کی وعید سنائے۔ یہ اس لئے اترا تھا کہ ہم اس کے ذریعہ اپنے نفوس کو سنواریں اور اپنے حالات کی اصلاح کریں۔ دوسری آسمانی کتب کی طرح قرآن کریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے محض اس لئے نازل کیا تھا کہ اس کی ہدایت پر لوگ عمل کریں اور اس کی رہنمائی سے راہ یاب ہوں۔

اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ۝ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ (بنی اسرائیل: ۹-۱۰)

"یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے اجر عظیم ہے اور یہ بھی بتاتا ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

فرمائیے کیا آپ نے کبھی یہ بھی سنا ہے کہ آسمانی کتب میں سے کوئی ایسی کتاب بھی تھی جو مُردوں پر پڑھی جاتی تھی یا جس سے مزدوری اور صدقہ لیا جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے تو اپنے نبی ﷺ کو یوں ارشاد فرمایا ہے:

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ۝ (صٓ: ۸۶-۸۸)

"اے نبی (ﷺ) کہہ دو میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والوں میں ہوں' یہ قرآن تو اہل علم کے لئے ایک نصیحت ہے اور تم کو اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائے گا۔''

کیا رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ''صمدیہ'' اور ''جلالہ'' مقررہ تعداد میں پڑھا کرتے تھے تاکہ ان کی گردن جہنم سے آزاد ہو جائے؟ حالانکہ آپ جانتے تھے کہ جو خطا سے معصوم نہیں ہیں ان کو گناہوں کے کفارہ اور مرتبہ کی بلندی کی سخت حاجت ہے۔ کیا آپ کی سنت یہ نہ تھی کہ اپنے اصحاب کو دفن فرمایا کرتے تھے اور ہر شخص اپنے کام پر چلا جاتا اور مرنے والا اپنے عمل کا ذمہ دار ہوتا تھا آپ کا یہی طریقہ تھا اور اسی کی اقتداء کرنی چاہیے۔

بعض بدعات کا بیان

قبر پر فاتحہ خوانی:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارہ میں مشہور ہے کہ آپ قبر پر سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کا آخر پڑھنے کی تاکید فرماتے تھے' حالانکہ یہ ارشاد شاذ ہے اس کی سند نہیں ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی اس کی موافقت نہیں فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ صمدیہ' معوذتین' الھاکم التکاثر' اور الکافرون کی تلاوت اور مُردوں کو اس کا ثواب بخشنا باطل ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ کے اقوال اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل اس کی تائید نہیں کرتا۔

سڑکوں اور مزارات پر قرآن کریم کی تلاوت:

مزارات' سڑکوں اور عام شاہراہوں پر بھیک مانگنے کے لئے قرآن کریم پڑھنا بدعت اور حرام ہے' اس لئے کہ قرآن کو بھیک مانگنے کا ذریعہ بنانا ہی ایک ذلیل کام ہے۔ اس سے کلام الٰہی کی اہانت اور رسوائی ہوتی ہے۔ اسلام نے سوال کرنے اور بھیک مانگنے کی عام طور پر مذمت کی ہے لیکن قرآن کریم کے ذریعہ بھیک مانگنے کو تو سخت ممنوع اور حرام قرار دیا ہے۔

برسی کا اہتمام:

میت کی وفات کے دن اس کی برسی منانے کے لئے شامیانے لگانا' جہاں تعزیت کے لئے آنے والے لوگ تسبیحات پڑھیں اور اس کا ثواب میت کو بخشیں' ایسے تمام کام بدعات ہیں' جہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک شامیانے کا تعلق ہے' تو یہ اہتمام خود ایک بدعت ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے میت پر اس کا عمل سایہ دیتا ہے نہ کہ خیمے' اسی طرح جنازہ سے واپسی کے بعد تعزیت کرنے والوں نیز فقراء اور مساکین کو کھانا کھلانا' اسی طرح جمعرات کے دن اور وفات کے چالیسویں دن اور برسی کے دن کھانا کھلانا' محفل منعقد کرنا اور قل کا وظیفہ پڑھوانا یہ سب بدعت محرمہ ہے' جس کا کوئی ثبوت نہ عمل نبوی سے ہے' نہ عمل صحابہ سے' ایسے تمام کاروبار زندگی کسب معاش اور اسراف اور مال واسباب کی بربادی کا ذریعہ ہیں۔

چالیسویں کی بدعت:

میت کی وفات کے بعد سے چالیسویں (کے دن) تک ہر جمعرات کو غم تازہ کرنا اور وفات کے بعد پہلی عید کو خاص طور پر غم منانا اس دن قراء کا اہتمام کرنا اور تعزیت کے لئے لوگوں کا انتظار کرنا وغیرہ یہ سب بدعت اور حرام ہے۔

امام احمد اور ابن ماجہ نے صحیح اسناد کے ساتھ سیدنا عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' وہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول میت کے دفن کے بعد میت والوں کے یہاں جمع ہونا اور میت والوں کی طرف سے کھانا بنانا وغیرہ کو نوحہ کے برابر سمجھتے تھے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ فعل جاہلیت ہے۔

قبروں پر اجتماع:

عید اور جمعہ کے دن عورتوں اور مردوں کا قبروں پر جا کر جمع ہونا اور کھانے پینے کی چیزوں کا تقسیم کرنا اور کٹھ مُلاں لوگوں سے قرآن کریم پڑھوانا اور انہیں اس کی اجرت ادا کرنا ایسے تمام کام واضح بدعت اور فعل حرام ہیں اور عید کے دن کی خصوصیت کا کوئی ثبوت نہیں' اسی طرح قبروں پر قرآن کریم پڑھوانا بے اصل چیز ہے اور اس کو روزی کمانے کا ذریعہ بنانا اور بھی برا ہے۔

شبینہ:

قرآن کریم کا مطالبہ تو یہ ہے کہ ہم خود اس کی تلاوت کریں' آپس میں مذاکرہ کریں' اس کے معانی پر تدبر کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ رمضان کے آخری عشرہ میں آپ عبادت کیلئے کمربستہ ہو جاتے تھے اور گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے اور شب بیداری فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن قرآن کریم کے لئے شبینہ کا انعقاد اور حفاظ سے اجرت پر قرآن کریم پڑھوانے کا کوئی ثبوت نہیں۔

قرآن سے عملیات:

کسی شخص کو ہلاک کرنے یا کسی گروہ کو نقصان پہنچانے کی نیت سے چالیس مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھنا' تعجب ہے کہ ایسے لوگوں کے ذہنوں سے یہ بات کیسے غائب ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو شفا اور رحمت بنا کر بھیجا ہے اور جس کے قلب اطہر پر قرآن کو نازل فرمایا تھا اس کو "رحمۃ للعلمین بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ قرآن اس لئے نہیں نازل ہوا کہ ہم اس سے بدبختی حاصل کریں' ہمیں افسوس ہے کہ جہلاء قرآن کریم کو کہاں کہاں اور کیسے کیسے غلط کاموں کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کو جس کام کے لئے چاہو استعمال کرؤ وہ تمام کاموں کے لئے مفید ہے' یہ عقیدہ باطل اور کذب ہے اور سورۂ یٰسین کے بارہ میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ جس مقصد کے لئے پڑھی جائے گی وہ مقصد پورا ہوگا' یہ نہایت لغو اور غلط ہے اور نبی ﷺ کی طرف ایسی باتوں کا منسوب کرنا بھی کذب وافتراء ہے۔

سورۂ کہف کی تلاوت کا مخصوص طریقہ:

جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے مسنون ہے۔ البتہ اس کے پڑھنے کی کوئی مخصوص کیفیت نہیں بیان کی گئی بلکہ ہر مسلمان مرد اور عورت کو الگ الگ اپنے طور پر پڑھنا چاہیے لیکن اب اس کے پڑھنے کا ایک نیا طریقہ ایجاد کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن ایک قاری مصلیوں کے سامنے تلاوت کر دیتا ہے اور لوگ اس کو سن کر یہ سمجھ لیتے ہیں کہ سورۂ کہف کی سنت ادا ہوگئی حالانکہ سورۂ کہف کی تلاوت کا یہ طریقہ کہیں بھی احادیث میں نہیں بتایا گیا' بلکہ یہ ایجاد و بدعت ہے جس سے قطعی طور پر بچنا چاہیے اور سب کو فرداً فرداً اس کی تلاوت کرنی چاہیے جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

من قرأ العشر الا واخر من سورة الكهف عصم من فتنة الدجال۔

(مسند احمد' مسلم' نسائی)

"جس نے سورۂ کہف کی آخری دس آیات تلاوت کیں' تو وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے گا۔"

اسی طرح سورۃ الملک کا ایک ہی آواز میں سب کامل کر پڑھنا جیسا کہ "جماعت خلوتیہ" کا طریقہ پر سورۃ تبارک کی تلاوت صریح بدعت ہے۔

ویسے فی نفسہ سورۃ الملک کی تلاوت سنت ہے' جیسا کہ حدیث میں ہے کہ "قرآن کریم کی ایک سورۃ ہے جس کی تیس آیات ہیں' اس سورۃ نے ایک شخص کی شفاعت کی اور وہ بخشا گیا اور وہ سورۃ تبارك الذی بیده الملك" ہے۔

"الفاتحہ" کی بدعت:

نبی ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی ارواح کو ایصال ثواب کے لئے فرض نمازوں کے بعد الفاتحہ اس عقیدہ کے ساتھ پڑھنا کہ ان نفوس قدسیہ کی روحوں کو سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرنے کے نتیجہ میں یہ پڑھنے والے حضرات کے مرنے کے بعد اس کے غسل اور قبر میں سوال کے وقت موجود رہیں گے' افسوس یہ کتنی صریح جہالت اور گمراہی ہے' جس کی نہ کوئی سند ہے نہ دلیل' ایسے لوگوں کی عقلوں پر تو خود ماتم کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح نماز کے بعد دعا سے فارغ ہوتے ہی فاتحہ پڑھنے کا رواج ہے اور کہیں کہیں نماز جمعہ سے فارغ ہوتے ہی سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے فاتحہ پڑھنا بھی بدعت ہے۔ اسی طرح قبر یا کسی قبہ سے گذرتے وقت قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جانا اور ہاتھ اٹھا کر قبر اور قبہ والے کے لئے فاتحہ پڑھنا اور پھر صاحب قبر ہی سے مدد مانگنا۔ نیز دفن کے بعد قبرستان سے نکلتے وقت چالیس قدم کے بعد فاتحہ پڑھنا' نیز عام مسلمان مُردوں کی روحوں کو ثواب پہنچانے کے لئے فاتحہ پڑھنا جہالت و بدعت ہے۔

سواری روانہ ہونے کے وقت الفاتحہ کی بدعت:

ریل یا ہوائی' بحری جہاز کے روانہ ہوتے وقت اولیاء اللہ کے لئے کچھ لوگ فاتحہ پڑھتے ہیں تا کہ وہ سفر میں مسافر کی حفاظت کریں' حالانکہ یہ کھلی ہوئی جہالت بلکہ ضلالت اور شرک ہے۔ مشروع طریقہ یہ ہے کہ سفر کے لئے نکلتے وقت خود کو اور اولاد و مال کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دیا جائے اور غیر اللہ سے ہرگز مدد حفاظت کی درخواست نہ کی جائے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذا سالت فاسئل الله و اذا استعنت فاستعن بالله و اعلم ان الامة لو اجتمعت علی ان ینفعوك بشیء لم ینفعوك الا بشیء قد کتبه الله لك، ولو اجتمعوا علی ان یضروك بشیء قد کتبه الله علیك رفعت الا قلام وجفت الصحف۔ (رواہ احمد والترمذی)

"جب سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے کرو' جب مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو اور یقین رکھو کہ اگر ساری امت متحد ہو جائے کہ تم کو ذرا بھی فائدہ پہنچائے تو جتنا اللہ تعالیٰ نے فائدہ پہنچانا مقرر کیا ہے اس سے کچھ بھی زیادہ فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور اگر سب لوگ مل کر چاہیں کہ تم کو ذرا بھی نقصان پہنچا دیں تو اللہ تعالیٰ نے جو لکھا ہے اس سے زائد نہیں پہنچا سکتے' قلم اٹھا لئے گئے اور صحیفے خشک کر دیئے گئے۔"

اسی طرح مروجہ "الفاتحہ" بے اصل اور من گھڑت ہے' اس کے بدعت اور ضلالت ہونے میں صرف انہیں کو تامل اور تذبذب ہو سکتا ہے جو تقلید و شخصیت پرستی کے شکار ہوں گے۔

قرآن کریم کا تعویذ:

قرآن کریم کا تعویذ بنا کر یا اس کا کچھ حصہ لکھ کر نظر بد سے بچنے کے لئے بچوں یا بڑوں کی گردن میں لٹکانا یا گاڑی وغیرہ پر لٹکانا بھی بدعت ہے۔ اس سلسلہ میں مشروع اور مسنون طریقہ یہ ہے کہ سونے کے وقت آیۃ الکرسی اور معوذتین یا احادیث میں جو دعائیں رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں ان کو پڑھا جائے' اسی طرح سورہ الم نشرح کاغذ پر لکھ کر دوکانوں پر لٹکانا تاکہ اس کی برکت سے گاہک زیادہ آئیں' حالانکہ چاہیے تو یہ کہ دوکاندار اپنے گاہکوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور حسن معاملہ اختیار کرے' سچائی اور حسن خلق کے ساتھ بے بلا وجہ دام بڑھانے سے بھی پرہیز کرے گا تو گاہک خود بخود کھینچ کر آئیں گے۔ رہا تعویذ تو آپ ﷺ نے تعویذ لٹکانے سے منع فرمایا ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

من علق تمیمة فقد اشرك۔ (مسند حاکم)

"جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبروں پر نذر وذبیحہ وختم قرآن کی بدعت

قبروں پر مُردوں کی برسی کے دن ختم قرآن کرانا اور جانور ذبح کر کے قرآن خوانی اور برسی کی تقریب میں شریک ہونے والوں کو کھانا کھلانا اور قبر پر نقد روپے پیسے کی شکل میں نذر پیش کرنا اوران تمام اعمال کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ صاحب قبر چیزوں سے خوش ہو کر ہمیں فائدہ پہنچائیں گے اور ہمیں نقصان سے بچائیں گے اور یہ کہ صاحب قبر ہدیہ کو قبول فرماتے ہیں' سخت بدعت بلکہ شرک ہے۔ نبی ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔

ملعون من ذبح لغیر اللہ۔ (مسلم)

''جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا وہ ملعون ہے۔''

نذر عبادت ہے اور عبادت غیر اللہ کے لئے شرک ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک شخص ایک مکھی کی وجہ سے جنت میں گیا اور دوسرا ایک مکھی کی وجہ سے جہنم میں گیا۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پچھلی امت میں دو آدمی سفر کرتے ہوئے ایک استھان کے پاس سے گذرے جہاں ایک بت تھا' مجاوروں نے دونوں کو کچھ نذر پیش کرنے کی تاکید کی اور دھمکی دی کہ کچھ بھی پیش کرنا ضروری ہے چاہے ایک مکھی ہی سہی ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے' ایک شخص نے ڈر کے مارے ایک مکھی بت کی بھینٹ چڑھا دی جس کے سبب وہ جہنم میں گیا' دوسرے نے مکھی بھی نذر کرنے سے انکار کر دیا تو اسے شہید کر دیا گیا جس کے سبب وہ جنت میں داخل ہوا۔ (مسلم)

خاتمہ:

الحمد للہ قرآن خوانی اور ایصال ثواب کی مروجہ بدعات پر یہ مختصر سا رسالہ نہایت جامع اور مدلل صورت میں پیش ہو کر علمی طبقات میں مقبول ہو چکا ہے۔ موضوع کی اہمیت اور رسالہ کی افادیت کے پیش نظر ضروری تصحیح و ترمیم کے بعد اسے دوبارہ ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے' دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مؤلف کی نجات اور ناظرین کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

مختار احمد ندوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ○ (البقرة: ۱۷۰)

''اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا' بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے رستہ پر ہوں (تو پھر بھی وہ انہی کی تقلید کیے جائیں گے؟)''

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (الطور: ۱٦)

''تمہیں صرف اسی کی جزا دی جائے گی جو تم کرتے تھے۔''

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ○ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ○ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ○

(الاحزاب: ٦٦-٦٨)

''جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے تو اس وقت وہ کہیں گے کہ ''کاش ہم نے اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی'' اور کہیں گے ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہِ راست سے بے راہ کر دیا' اے رب! ان کو دہرا عذاب اور ان پر سخت لعنت فرما۔''

اس بات کا تو سب ہی کو علم ہے کہ پاکستان' ہندوستان' ایران اور بنگلہ دیش وغیرہ میں ایصال ثواب کی رسومات بشکل تیجہ' دسواں' چالیسواں (رسم چہلم) برسی عرس وغیرہ کے نام سے عام ہیں۔ ان فرسودہ رسومات کو دین اسلام کا حصہ اور مرنے والوں کے لئے جنت کا ویزا تصور کیا جاتا ہے' لیکن اس حقیقت سے بہت ہی کم لوگ واقف ہوں گے کہ ایصال ثواب کا عقیدہ اور اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق تمام رسومات کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں' بلکہ اس عقیدہ پر عمل کرنا گناہ ہے کیونکہ اس عقیدہ سے قرآن مجید کی آیات کا انکار بھی لازم آتا ہے۔

یہ باطل عقائد ہندو' پارسی' یہودی' عیسائی اور بہت سے غیر مسلم قوموں میں زمانہ قدیم سے چلے آرہے ہیں جس کو نام نہاد مسلمان دوسروں کو دیکھا دیکھی یا نو مسلم ہونے کی وجہ سے مختصر تبدیلیوں کے ساتھ اس کو آج تک اپنائے ہوئے ہیں' افسوس کہ مسلمان ہو کر بھی اس بدعت سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکے' بلکہ آگے چل کر اس بدعت کو اتنی ترقی دے دی کہ ایصال ثواب کی رسومات تقریب دعوت اور جشن کا سماں پیش کرنے لگیں اور ان غلط رسومات کو دین اسلام کا سمجھتے ہوئے ثواب دارین حاصل کرنے کا ذریعہ بھی سمجھا جانے لگا۔

اس موضوع' ایصال ثواب کے عقیدہ میں بتلاتے ہوئے کہ یہ رسومات غیر قوموں کا غلط عقیدہ ہے' قرآن مجید کی روشنی میں دلائل اور حدیث مبارکہ کے ذریعہ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ثواب ناقابل انتقال چیز ہے اور کسی حال میں بھی مردہ یا زندہ کے نام منتقل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کتاب اللہ کے قانون کے مطابق ایک کا عمل کسی دوسرے کے کام نہیں آسکتا۔

ایصالِ ثواب کی تمام شکلوں کو جن کی صحت کے بدقسمتی سے اکثر لوگ قائل ہیں' جن کی پشت پناہی چند غیر معتبر یا غیر متعلق احادیث (ضعیف احادیث) کے ذریعہ کی جاتی ہیں اور ایصال ثواب کے طور طریقوں کو جائز اور دین اسلام کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ایصالِ ثواب کی اصل بنیاد یہ ہے کہ ایک انسان کا عمل کسی دوسرے انسان کے کام آسکتا ہے یا کہ نہیں؟

عمل کے لحاظ سے اس کے دو پہلو ہوتے ہیں' اس لئے کہ انسانی اعمال دو قسم پر تقسیم ہوتے ہیں' جن کو شریعت کی زبان میں عمل خیر اور عمل شر سے تعبیر کیا جاتا ہے' مثلاً کوئی فعل اچھا ہوگا یا برا' نیک ہوگا یا بد' قابل ستائش ہوگا یا قابل مذمت' قابل اجر و ثواب ہوگا یا قابل سزا تو انسان کا یہی عمل ہے جس پر وہ انعام کا مستحق ہوتا ہے یا عذاب الٰہی کا؟

شریعت اسلامیہ کا پورا دائرہ اسی کے گرد گھومتا ہے' ہر دو صورتوں میں اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ انسان کو اس کے عمل کی جزا ضرور ملے گی اگر وہ عمل اچھا ہے تو اچھی جزا' اگر عمل برا ہے تو بری جزا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک ایسا اصول ہے جس پر امت مسلمہ کا اجماع چلا آ رہا ہے اور اس بات پر بھی کہ کیا ایک کا عمل دوسرے کے کام آ سکتا ہے یا نہیں؟

عام طور پر تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ "ایک انسان کا عمل دوسرے انسان کے کام نہیں آ سکتا۔"

آپ اس مسئلہ کی طرف غور کریں کہ کسی کے عمل شر کا گناہ دوسرے پر ہرگز نہیں ڈالا جا سکتا' نہ شریعت' نہ دنیاوی قانون اور نہ ہی عالم آخرت میں۔

یہ قانون زندہ اور مردہ دونوں کے لئے عام ہے' یعنی جس طرح کسی زندہ انسان کا گناہ کسی دوسرے زندہ انسان پر نہیں ڈالا جا سکتا اور نہ ہی زندہ انسان کے جرم کی سزا کسی مُردہ کو مل سکتی ہے' نہ ہی عالم آخرت اور نہ ہی عالم دنیا میں' جب تک کہ اس جرم میں زندہ یا مُردہ کے عمل کا کوئی دخل نہ ہو۔

یہ ایک ایسا صحیح اصول ہے کہ جس پر دورِ نبوی ﷺ سے لے کر آج تک فقہاء' محدثین' مفسرین اور پوری امت مسلمہ کا اجماع رہا ہے اور اس اجماع کی وجہ یہ ہے کہ قرآن اور حدیث نے اسے اتنی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ اب اس میں کسی شک کی گنجائش باقی نہیں رہی' جبکہ اس کی تائید میں حسب ذیل قرآنی آیات مبارکہ درج کی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنا مقدس اور اٹل قانون ارشاد فرماتا ہے:

① قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ○ (البقرة: ١٣٩)

"(ان سے) کہو کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارہ میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے اور ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا) اور ہم خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔"

② تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَ لَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ (البقرة: ١٤١)

"یہ جماعت گذر چکی ان کو وہ (ملے گا) جو انہوں نے کیا اور تم کو وہ (ملے گا) جو تم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پوچھ تم سے نہیں ہوگی۔"

③ وَ مَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ (النسآء: ۱۱۱)

"اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔"

④ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ (الانعام: ۱٦٤)

"کہو کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرا پروردگار تلاش کروں اور وہی تو ہر چیز کا مالک ہے اور جو کوئی (برا) کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا' پھر تم (سب) کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

⑤ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○ (لقمان: ۳۳)

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو کہ نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے گا اور نہ بیٹا باپ کے کچھ کام آسکے گا' بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے' پس دنیا کی زندگی تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ (شیطان) تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارہ میں کسی طرح کا فریب دے سکے۔

⑥ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (الطور: ١٦)

"اس (جہنم) میں داخل ہو جاؤ اور صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے۔ جو کام تم کیا کرتے تھے (یہ) ان ہی کا تم کو بدلہ مل رہا ہے۔"

⑦ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ○ (النجم: ۳۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یہ کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“

اب رہا یہ پہلو کہ کسی کے نیک عمل یا کار خیر کا اجر کسی دوسرے کو مل سکتا ہے یا نہیں؟

اول عرض تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں جزا یا سزا تحریر نہیں کی جاتی بلکہ اعمال وافعال تحریر کیے جاتے ہیں' یعنی کراماً کاتبین (فرشتے) ہمارے افعال تحریر کرتے ہیں' ثواب وعذاب تحریر (مقرر) نہیں کرتے' ثواب وعذاب کا فیصلہ تو قیامت کے دن اللہ رب العزت ہی نے فرمانا ہے۔ تو اس لحاظ سے ایصال ثواب کی رسم ایک احمقانہ رسم ہے۔

ان لوگوں کو چاہیے تھا کہ اپنی اس حرکت کو ایصال عمل کے نام سے موسوم کرتے جبکہ آج تک کسی نے اسے فرض ایصال عمل سے موسوم نہیں کیا اور نہ ہی اس کا کوئی دلدادہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہم اپنے اعمال ایصال کرتے ہیں۔

پھر اسی لحاظ سے جب اس بدعتی فعل پر غور کیا جاتا ہے تو اس مرض کے دلدادہ کبھی کسی زندہ کو اپنے ثواب کا ایصال نہیں کرتے اور نہ ہی آج تک کوئی اس عقیدہ کا قائل رہا اور نہ ہی آج تک کسی زندہ نے کسی دوسرے زندہ کو اپنے اعمال کا ثواب بخشا ہے۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس عقیدہ ایصال ثواب کے دعویدار لاعلمی کا شکار ہیں۔ ایک چیز کو جائز بھی کہتے ہیں اور ناجائز بھی اور میری معلومات کے مطابق یہ ایصال صرف مُردوں کے لئے ہی مخصوص ہے اور زندہ شخص اس ثواب کا ہرگز مستحق نہیں سمجھا جاتا۔

عقیدہ ایصال وثواب رکھنے والے لوگ اگر یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ ہاں ان کے نزدیک زندہ شخص کو بھی ثواب پہنچانا جائز ہے' تو میری ان حضرات سے گذارش ہے کہ کبھی کبھی کسی زندہ شخص کے لئے بھی اسی دھوم دھام سے ایصال ثواب کر دیا کریں اور ایصال ثواب کرنے سے پہلے یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ ثواب وعذاب کا فیصلہ آپ کے اختیار میں نہیں اور نہ ہی آپ اس کے مالک ہیں۔

آج کے اس فرقہ پرستی کے دور میں جبکہ شرک اور بدعت عام ہے کوئی بھی نیک عمل بڑی محنت سے حاصل کر کے کسی مُردہ کو بخش دیتے ہیں' آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

دراصل ان حضرات کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ کسی مُردہ کو ایصال ثواب کرنے سے ہمارے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی' جب کہ شریعت اور عقل کے مطابق یہ عقیدہ ہی بے بنیاد ہے' ان دلائل پر غور تو کریں۔

اول: جب آپ نے اپنے عمل کا ثواب دوسرے کے نام کر دیا اور خود اس سے دستبردار ہو گئے تو پھر اس بات کا قرآن وحدیث سے کیا ثبوت ہے کہ اس کا اجر آپ کو ملے گا؟

کیونکہ دستور تو یہ ہے کہ جو چیز آپ نے دوسرے کو دے دی وہ چیز آپ کی ملکیت سے خارج ہو گئی' اب اس چیز پر اپنی ملکیت کا دعویٰ خود فریبی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ اب تو اس عمل کا اجر آپ کو صرف اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ جس کو آپ نے اپنا عمل دیا ہے' اس سے اپنے عمل کی واپسی کا مطالبہ کریں بشرطیکہ یہ عمل اس کے اعمال نامہ میں لکھا بھی گیا ہو' پھر اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے' وہ مُردہ آپ کا عمل واپس کرتا ہے یا کہ نہیں یہ آپ جانیں اور آپ کا مردہ جانے۔

دوم: ثواب نام ہے اس جزائے خیر کا جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندہ کو دیا جائے گا۔

جس طرح عذاب اس سزا کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ بندہ کی غلطیوں کے باعث اسے دے گا' یہ دونوں امور اللہ رب العزت کی ملکیت ہیں' وہی اس کا فیصلہ فرمائے گا کہ فلاں عمل پر ثواب دیا جائے یا نہیں؟ اور اس کا فیصلہ بھی قیامت کے دن ہی ہو گا۔

آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ آپ کو اس عمل کا اجر بھی ملا ہے کہ نہیں؟ شریعتِ اسلامیہ کے مطابق تو یہ عمل آپ نے دنیاوی غرض کی خاطر کیا تھا اور وہ بھی خلافِ شرع' اس لئے آپ کو ثواب کی بجائے عذاب دیا جائے گا۔

سوم: ثواب جب آپ کی ملکیت نہیں کیونکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور جو چیز انسان کی ملکیت نہ ہو' تو اسے دوسروں کو دینے یا نہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جو چیز آپ کے قبضہ میں ہی نہیں' تو اس کو تقسیم کرنے کے کیا معنیٰ؟

یہ خیالات تو ایسے ہیں جیسے کوئی یہ کہے اگر مجھے امریکہ کی حکومت مل جائے تو میں ایک ریاست کا علاقہ تجھے دے دوں گا'

تو ایسا شخص آپ کی نظر میں بے وقوف ہے اور وہ شخص تو اس سے بھی زیادہ احمق ہے' اس لئے کہ امریکہ کی حکومت کا ملنا تو ممکن ہے' جبکہ ثواب وعذاب کا مالک بننا ناممکن ہے' وہ تو اسی وقت ثواب وعذاب کا مالک بن سکتا ہے جبکہ رب کائنات اپنی الوہیت اس کے سپرد کر کے خود مستعفی ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔(استغفر الله' معاذ الله' نعوذ بالله)

چہارم: بفرض محال اگر ثواب کو انسان کی ملکیت مان بھی لیا جائے تو یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ عذاب بھی انسان کی ملکیت میں ہوگا' پھر تو یہ حضرت انسان (اندھا بانٹے ریوڑیاں اپنوں کو) یعنی ثواب تو اپنے لواحقین کو اور عذاب دشمنوں ہی کو دے گا؟

جہاں دین اسلام عجمیوں کے ذریعہ سے پھیلا ہے' مثلاً ہندوستان' پاکستان اور وہ تمام علاقے جہاں جہاں ایرانیوں کا اثر رہا ہے وہاں کے لوگ اس مرض کے شکار ہیں' لیکن جن ممالک میں دین اسلام عربوں کے ذریعہ سے پھیلا' سعودی عرب' یمن' شام' مصر اور فلطسین وغیرہ' تو وہاں کے لوگ (تقریباً) اس بدعت سے پاک ہیں۔ پاک و ہند کے لوگ اکثر اپنی بدعملی کے لئے اس ایصال کو تریاق تصور کرتے ہیں' جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ حضرات زندگی بھر خوب دل کھول کر گناہ کئے جاتے ہیں' اور خوب جی بھر کر دوسروں کے حقوق غصب کر جاتے ہیں کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ آنکھیں بند ہوتے ہی لواحقین اس کے نام ثوابوں کے پارسل ارسال کرنا شروع کر دیں گے' اور یہ پارسل بھی کوئی مفت میں نہیں ہوتا بلکہ اس پارسل کے لئے ضروری ہے کہ قرآن خوانی' فاتحہ خوانی' گٹھلیاں اور دانوں پر وظیفہ خوانی' تیجہ (قل شریف) دسواں چالیسواں (رسم چہلم) کے نام سے پوری برادری یا سارا خاندان جمع ہو اور ان تمام حضرات کو جمع کرنے کے لئے دعوت طعام دینا بھی شرط ہے۔

اس لئے جہاں مرنے والا مرتا ہے وہاں زندہ لواحقین کو بھی زندہ درگور کر دیتا ہے' پھر اس اہتمام کے باوجود یہ بھی ضروری نہیں کہ برادری یا خاندان کا ہر شخص قرآن کریم بھی پڑھ کر مردہ کو بخشے بلکہ اس کی آمد ہی کافی تصور کی جاتی ہے۔

اس فعل سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایصال ثواب تو صرف ایک دھوکا ہے اور مقصود صرف ورثاء کے مال کی دعوت اڑانا ہے۔

پھر ستم ظریفی یہ بھی ہے کہ اس موقع پر جو مال خرچ کیا جاتا ہے اس معاملہ میں برادری کے لوگ یہ بھی غور نہیں کرتے کہ یہ مال حلال ہے یا حرام' اگر میراث میں سے خرچ کیا جا رہا ہے تو کس کس کا حصہ دبایا گیا ہے؟

ان سب چیزوں کی طرف کوئی غور نہیں کرتا' تو کیا زندوں کا حق مارنا اور ان کا مال غصب کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کارِ خیر ہے؟ اور کیا اس فعل بدعت کے بغیر مردہ بخشا نہیں جا سکتا؟

• اس کا مقصد تو یہ ہوا کہ وہ بیچارا مردہ قبر میں بھوکا پیاسا ہی تڑپتا رہتا ہے کہ کب زندہ لوگ میرے نام ثواب کا پارسل ارسال کرتے ہیں تاکہ مجھے کچھ کھانے پینے کو ملے؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مُردہ کی بھوک پیاس مٹانے کے لئے تیسرا دن کیا ضروری ہے؟ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ پہلے ہی دن یہ کام کرتے تاکہ مُردہ کی بھوک پیاس تو مٹ جاتی' تیجہ (قل) کے بعد دسواں اور پھر چالیسواں (رسم چہلم) کیا جاتا ہے۔ پھر تو ہر سال برسی منا کر ایک سال کی غذا فراہم کر دی جاتی ہے۔

کیونکہ مردہ اس دنیا سے کچھ (نیک اعمال) لے کر نہیں گیا تھا اور جو نیک اعمال اس نے دنیا میں انجام دیئے تھے وہ سب نیک اعمال تو سابقہ مُردوں کے نام ارسال کر چکا تھا۔ اب اس کے پاس کیا باقی رہ گیا تھا جس سے وہ اپنی بھوک پیاس مٹاتا؟

لہٰذا اب وہ مُردہ دوسرے زندہ لوگوں کے ایصال ثواب کا منتظر رہتا ہے؟

پاکستان کی نوے فیصد آبادی غریب طبقہ پر مشتمل ہے اور یہ غریب طبقہ اکثر قرض لے کر ان فرضی رسومات (بدعات) کو پورا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ سال ہا سال تک قرض کے بوجھ تلے دبا رہتا ہے۔

ان فرسودہ رسومات کے پجاری اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر قرض ادا کرتے ہیں' اس سے یہ ثابت ہوا کہ اس طرح تو یہ مُردہ زندوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتے رہتے ہیں' ایسے تو یہ رسومات مردوں کے حق میں ایصال ثواب اور زندہ لواحقین کے حق میں ایصال عذاب بن گئیں۔

شریعت اسلامیہ کی ایک ایک شق کو پڑھ لیں اور ہر کتابِ اسلام (فرقہ پرستوں کی کتاب نہیں) کا مطالعہ بھی کر لیں' تو آپ کو صاف پتہ چل جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول ﷺ نے زندوں پر زندوں کے حقوق متعین کیے ہیں' ان ہی کی آپ ﷺ تمام زندگی تعلیم بھی دیتے رہے جب کہ دین اسلام میں مردوں کا زندوں پر سوائے دعا کے کوئی حق نہیں رکھا گیا۔

کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں ان خرافات و رسومات کا کوئی وجود نہیں ملتا اور نہ ہی اللہ رب العزت کے یہاں کسی کی نیکی دوسرے کے کھاتے میں جمع کی جاتی ہے' یہ دھاندلی تو اس دنیا میں چل سکتی ہے' آخرت کی دنیا میں نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رب کائنات کی ذات اس ظلم سے بری ہے' اگر یقین نہ ہو تو قرآن مجید کا شروع سے لے کر آخر تک ترجمہ کے ساتھ مطالعہ کر لیں' وہ صاف صاف یہ اعلان کر رہا ہے کہ کسی کا عمل دوسرے کے ہرگز کام نہ آئے گا' جس طرح کسی کے گناہ کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھا سکتا' اسی طرح کسی کا نیک عمل دوسرے کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔

قیامت کے دن جب انسان اپنی سوچ کے خلاف اپنی بدکرداریاں اور اپنے گناہوں کو دیکھے گا تو اس کو اپنا ہر عمل صاف نظر آئے گا' لیکن اعمال نامہ میں لواحقین کے بھیجے ہوئے ثواب نظر نہ آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝ (الکہف: ۴۹)

''اور (اعمال کی) کتاب (کھول کر) رکھی جائے گی' تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے جو اس میں (لکھا) ہوگا' اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے ''ہائے شامت'' یہ کیسی کتاب ہے کہ جو نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے اور نہ بڑی کو (کوئی بات بھی نہیں چھوڑتی) مگر اسے لکھ رکھا ہے اور جو عمل کئے ہوں گے سب کو حاضر پائیں گے اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔''

نامہء اعمال سے کوئی چھوٹی یا بڑی چیز باقی نہ بچے گی' لیکن اس نامہء اعمال میں صرف وہی امور تحریر ہوں گے جو کہ انسان نے بذات خود ادا کیے ہوں گے۔ گویا نامہء اعمال میں کسی عمل کی موجودگی کے لئے شرط یہ ہے کہ انسان نے اسے خود انجام دیا ہو اور جو عمل اس نے خود انجام نہ دیا ہو اس نامہء اعمال میں اس کا کوئی وجود نہ ہوگا' خواہ پاک و ہند کا ہر نام نہاد مسلمان اس عمل کی موجودگی کے لئے لاکھ جتن کر لے' وہ سب بے سود ہیں۔

اگر کسی کا کتاب اللہ پر ایمان ہے تو اس کے لئے قرآن کریم کی ایک آیت ہی کافی ہے' لیکن جس کا کتاب اللہ کے علاوہ پیروں فقیروں' بزرگوں یا باپ دادا کی خود ساختہ کہانیوں پر ایمان ہو' اس کے لئے تو پورا قرآن بھی کافی نہ ہوگا اور شاید اسی لئے یہ عذر تراشا گیا کہ قرآن مجید کو ہر کوئی

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں سمجھ سکتا' اس لیے اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے یا قرآن مجید کے الفاظ ظاہری اور باطنی دو معنی رکھتے ہیں اور باطنی معنی صرف خاص علماء ہی سمجھ سکتے ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ○ (القمر: ۲۲)

''اور ہم نے قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے' تو کوئی ہے (جو) سوچے سمجھے؟''

مالک کائنات تو صاف الفاظ میں ارشاد فرما رہا ہے کہ قرآن سمجھنا آسان ہے۔

لیکن یہ فرقہ پرست حضرات کہتے ہیں کہ قرآن کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ اسی لئے تو لوگوں کو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے سے منع کیا جاتا ہے' کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ قرآن مجید کو سمجھ کر ہدایت کی راہ کو اختیار کر لیں اور ہمارے علماء اور بزرگوں کے بنائے (ہوئے) عقائد اور رسوم ورواج یا فرقہ پرستی کو چھوڑ کر ہماری امامت سے منحرف ہو جائیں اور امام الانبیاء قائد اعظم محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت پر عمل کر کے مسلمان بن جائیں' خود کو برادری وخاندان کو اور دنیا والوں کو راہ حق دکھا کر دوزخ کے عذاب سے بچانے کا ذریعہ بن جائیں اور جنت کی پر بہار نعمتوں کو حاصل کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت کو حاصل کرنے اور اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کرتے رہیں۔''

صدقہ جاریہ کیا ہے؟

دعا کے علاوہ مُردہ کو فائدہ پہنچانے کی ایک صورت اور بھی ہے اور وہ ہے صدقہ جاریہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مرنے والا اپنی زندگی میں کوئی ایسا کام کر کے مرے جس کا اجر اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہے۔

مثلاً مسجد' مدرسہ' ہسپتال' سرائے' سڑک یعنی راہ گذر' کنواں بنوانا' درخت لگوانا' دین اسلام کی تعلیم اور تبلیغ کرنا (فرقہ پرستی کی دعوت نہ ہو) دین اسلام کی کتابیں تحریر کرنا اور عام لوگوں کے لئے وقف کرنا' بشرطیکہ ان کتب میں دین تصوف وشیعیت اور فرقہ پرستی کی تعلیم وتبلیغ نہ ہو صرف اور صرف قرآن مجید اور صحیح احادیث مبارکہ کی تعلیم وتبلیغ ہی ہو' اولاد کو نیک یعنی مسلمان بنانا فرقہ پرست نہ بنانا' یہ سب کام صدقہ جاریہ کہلاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں یہ امور انجام نہ کر سکا لیکن اپنے ورثاء کو وصیت کر گیا کہ میرے مرنے کے بعد میرے مال کا ایک تہائی تعلیم القرآن کا مدرسہ یا وہ تمام امور جن کا ہم ذکر تحریر کر چکے ہیں اس کے لئے (صدقہ جاریہ) وقف کر دیا جائے۔

فقہی نقطۂ نگاہ سے اس وصیت کا تعلق مال سے ہے تو اس کو صدقہ جاریہ کہا جاتا ہے اور اگر اس کا تعلق تعلیم و تبلیغ اور اولاد کی تربیت سے ہے تو اسے سنت جاریہ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ عمل مرنے والے کا ہی تصور کیا جائے گا کیونکہ اسی نے اس عمل کی بنیاد جو رکھی تھی اور اسی کے مال اور حکم سے یہ کام انجام دیا گیا' اس لئے اجر کا بھی وہی مستحق ہے۔

لیکن جس عمل میں مرنے والے کا کوئی دخل نہ ہو اس عمل کا اجر اس کو ہرگز ہرگز نہیں مل سکتا' جیسا کہ قرآن پاک کی بیشتر آیات کی شہادت کے علاوہ اس کے مزید دلائل وہ صحیح احادیث مبارکہ ہیں جو اس کی تائید میں متعدد کتب احادیث میں پائی جاتی ہیں' جن سے ان روایات کا انکار ہو جاتا ہے جو کہ ایصال ثواب کے سلسلہ میں یہ فرقہ پرست ملاں پیش کرتے ہیں۔

حدیث مبارکہ "جب انسان مرتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین قسم کا عمل! ① صدقہ جاریہ ② وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا رہے ③ نیک لڑکا (اولاد) جو اس کے لئے دعا کرے۔ (مسلم' جلد دوم ص ۱۱۰۔ نسائی جلد دوم ۱۱۲۔ ابوداود جلد دوم ص ۴۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موت کی تیاری

مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت دن ہو یا رات' سویا ہوا ہو یا بیدار' موت کے لئے تیاری میں رہے' اور موت کی تیاری درج ذیل امور کے ذریعہ ہو سکتی ہے:

① کلمہ توحید پر ایمان اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا۔

② باجماعت پانچوں نمازوں کی حفاظت کرنا' اس کے ساتھ ساتھ سنن' نوافل' قیام اللیل کی ادائیگی' وتر اور دیگر سنن کی حفاظت کرنا۔

③ قرآن مجید کی تلاوت' اس میں تدبر اور اس کے مطابق عمل کرنا۔ رات اور دن کے مختلف اوقات اور فرض نمازوں سے پہلے تلاوت کرتے رہنا' مہینہ میں دو مرتبہ یا کم از کم ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا۔

④ نبی اکرم ﷺ کی سنت کا مطالعہ کرنا' جس چیز کا آپ ﷺ نے حکم دیا اس کی فوراً تعمیل کرنا اور جس چیز سے آپ ﷺ نے منع فرمایا اس سے رک جانا۔

⑤ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا اور دین و دنیا کے معاملات کی اصلاح کے لئے کتاب وسنت کی روشنی میں ان کی صحبت سے فائدہ اٹھانا۔

⑥ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مجالس میں حاضر ہونا اور ان سے وابستہ رہنا۔

⑦ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام کرنا اور اس سلسلہ میں کوتاہی نہ کرنا

⑧ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال کی نعمت سے نوازا ہے اس کا نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنا' اگر مال نہیں تو اعضاء کو نیک اعمال میں لگا کر صدقہ کرنا چاہیے' جیسا کہ اچھی بات کہنا اور کسی مسلمان بھائی سے مسکرا کر پیش آنا بھی صدقہ ہے' علیٰ ہذا القیاس

موت کو ہمیشہ یاد رکھنے کے لئے:

① غور و فکر اور عبرت حاصل کرنے کے لئے قبروں کی زیارت کرنا۔

② عمر رسیدہ لوگوں خصوصاً رشتہ داروں سے ان کے گھروں میں ملاقات کرنا' یہ سبق حاصل کرنے کے لئے کہ جوانی بہر صورت بڑھاپہ کی نذر ہو کر رہے گی' لہٰذا بڑھاپہ سے پہلے پہلے جوانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو غنیمت سمجھا جائے۔

③ ہسپتالوں میں مریضوں کو دیکھنا' ان کو لاحق مختلف قسم کی بیماریوں اور ان کے حالات میں غور و فکر کرنا' ان کی اصلاح کے لئے انہیں اچھی نصیحتیں کرنا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو صحت عطا فرمائی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا' تندرستی اور فرصت کے لمحات کو غنیمت سمجھتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں صرف کرنا۔

سابقہ کاموں کی روشنی میں یہ نتائج اخذ کرنا:

- توبہ کی تجدید کرتے رہنا
- دل کا قناعت پسند ہونا
- عبادت پر ہمیشہ کمربستہ رہنا

لیکن اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے محروم ہیں' کیوں؟ اس لئے کہ وہ توبہ کرنے میں ٹال مٹول کر رہے ہیں۔ فانی دنیا کے لالچ میں مبتلا اور عبادات میں کوتاہی کے مرتکب ہیں۔

اے اطاعت و فرمانبرداری میں محنت کرنے والے! تجھے وہ جنت مبارک ہو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کی طرح ہے' جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور اے غفلت و سستی کا ارتکاب کرنے والے! تیرے لئے خسارے کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتحاد بین المسلمین کا مطلب

یہ ہے کہ تمام مسلمان توحید خالص پر قرآن حکیم کی روشنی میں اس طرح متفق ہو جائیں کہ اللہ کے سوا کسی ہستی کو اپنا مشکل کشا' حاجت روا تصور نہ کریں۔ اسی سے غائبانہ خوف کھائیں' اسی کے نام کی نذر و نیاز دیں' اسی پر توکل اور بھروسہ رکھیں۔ اسی کو عالم الغیب اور مختار کل سمجھیں اور محمد ﷺ کی رسالت پر اس طرح متحد ہو جائیں کہ آپ کی ذات اقدس کے سوا خاص شخص کو اپنا رہبر و رہنما نہ بنائیں بلکہ کتاب و سنت کو مستند سمجھیں جیسا کہ سلف صالحین اور ائمہ دین نے کتاب و سنت کو ہی اپنا رہنما بنایا اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ ہر معاملہ میں آپ کا اتباع کریں اور فرقہ بازی سے بچتے ہوئے کتاب و سنت صحیحہ کو ہی سند آخر سمجھیں۔ سنت رسول سے ہٹ کر خود ساختہ نیکیوں کو اختیار کر کے بدعات کا شکار نہ ہوں۔ اللہ کی توحید اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کے سوا اور کسی نکتہ پر اتحاد ممکن نہیں۔ سلف صالحین (یعنی صحابہ و تابعین) اسی نکتہ پر متحد تھے' وہ ایک جماعت تھے فرقہ نہ تھے' یہی سلفی دعوت ہے۔ اب مقدس دعوت کو قبول کر کے اپنے عقیدہ اور عمل کی اصلاح کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہٰ نہیں جو خالق و مالک کہلائے جانے کا مستحق ہو۔ عالم الغیب' حاضر و ناظر' مختار کل سمجھا جائے نفع و نقصان جس کی مٹھی میں ہو دستگیری' حاجت روائی' مشکل کشائی اور فریاد رسی جس کی صفت ہو' اٹھتے بیٹھتے جس کو پکارا جائے' جس سے غائبانہ خوف کھایا جائے' امیدیں وابستہ کی جائیں۔ جس پر توکل کیا جائے' واسطہ اور وسیلہ کے بغیر جس سے دعائیں مانگی جائیں' جس کے حضور رکوع و سجود ہو' جس کے نام کی نذر و نیاز کی جائے۔ قانون سازی جس کا حق ہو۔ سب جس کے بندے اور محتاج ہوں کسی کو اس پر زور یا زبردستی کا یارانہ ہو۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے اقرار کے معنی یہ ہیں کہ نبی ﷺ بشر اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ ان کے قول و عمل کے سامنے کسی کا قول و عمل ہرگز قابل قبول نہ ہوگا اور نبی ﷺ کے قول و عمل کی وہی تعبیر معتبر ٹھہرے گی جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے ثابت ہے قیامت تک سنت نبوی ﷺ کے ہر شعبہ میں سند آخر ہے اور ہر قسم کی بدعت قابل رد ہے' اس عقیدہ کا مالک گنہگار سے گنہگار بندہ آخر کار جنت کی بادشاہی میں پہنچ کے رہے گا۔ (ان شاء اللہ) اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والا جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا چاہے وہ دن میں ہزار نمازیں پڑھنے والا ہر روز تہجد ادا کرنے والا ہمیشہ روزہ رکھنے والا صائم الدہر ہو۔

الٰہ العالمین

ہر فرد بشر کو اس عقیدہ کے ماننے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

امین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعارف

جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ عارف والا

جامعہ کا افتتاح اور سنگ بنیاد 1990ء میں مولانا عتیق اللہ صاحب ولی اللہ نے کیا۔ 1991ء میں جامعہ میں آغازِ تعلیم استاذ العلماء مولانا محمد عبداللہ امجد شیخ الحدیث والتفسیر حفظہ اللہ تعالیٰ نے کیا۔ جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ للبنات کا اجراء 1997ء میں ہوا اور آج تک اس شعبہ میں بڑی محنت سے الحمد للہ کام ہو رہا ہے۔

شعبہ ناظرہ قرآن، شعبہ درس نظامی، شعبہ وفاق المدارس السلفیہ، جامعہ میں تقریباً 16 اساتذہ اور اساتذات مصروفِ عمل ہیں۔ ایک باورچی اور ایک گن مین بھی جامعہ کی خدمت میں مصروف ہیں:

جامعہ کی دو شاخیں ہیں:

جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ للبنات عارف والا

جامعہ ابراہیمیہ 49/F بلاک، عارف والا

اکاؤنٹ نمبر MCB(2620-3)

الداعی الی الخیر

انجمن جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ گلشن اقبال کالونی عارف والا

فون نمبر 045-7831480

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعاون

www.kitab

آپ حضرات سے مخلصانہ تعاون کی اپیل ہے۔آپ اپنے زکوٰۃ،صدقات،عطیات،گندم کا عشر دیتے ہوئے جامعہ کا نام خاطر میں رکھیں۔اور فاستبقوا الخیرات کا مصداق بنیں، کیونکہ مدارس دینیہ کو حکومتی سرپرستی حاصل نہیں۔صرف خوش نصیب لوگ اللہ کی رضا کی خاطر دینی اداروں سے تعاون کرتے ہیں۔جامعہ کا سالانہ بجٹ تقریبا 14 لاکھ ہے۔آپ بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہوں اور عند اللہ ماجور ہوں۔اللھم اعط منفقا خلفا!

شرائط داخلہ

1۔علوم اسلامیہ کے لیے کم از کم مڈل پاس ہو۔

2۔تحفیظ القرآن کے لیے کم از کم پرائمری پاس ہو۔

3۔سرپرست کا ساتھ آنا ضروری ہے۔

شعبہ جات

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان سے الحاق شدہ

- درس نظامی
- ترجمۃ القرآن
- تحفیظ القرآن
- ناظرہ قرآن
- کمپیوٹر کلاسز
- سلائی،کڑھائی

رابطہ: ناظم جامعہ ہذا: قاری محمد یحییٰ صابر 0333-6956799

الداعی الی الخیر

انجمن ... جامعہ علوم الحدیث محمدیہ گلشن اقبال کالونی عارف والا

فون نمبر 045-7831480

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

چنداہم مطبوعات

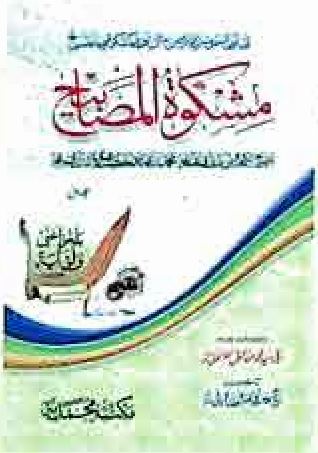

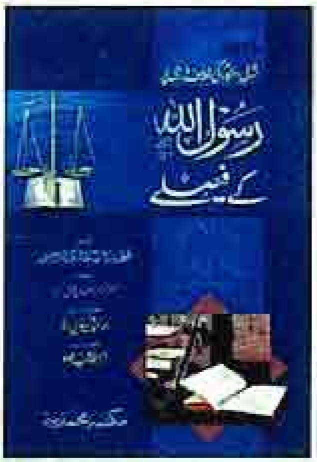

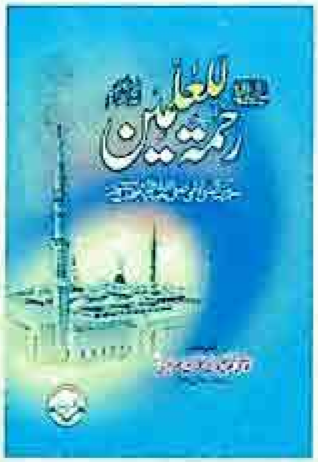

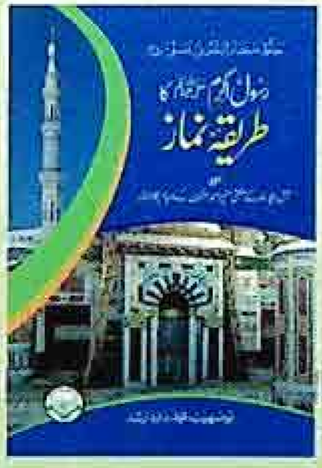

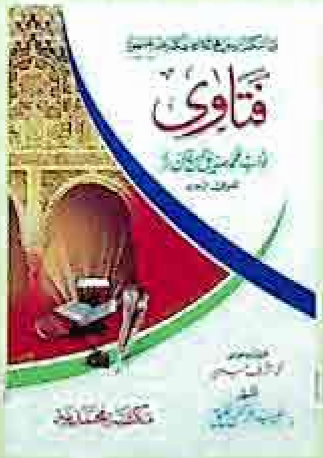

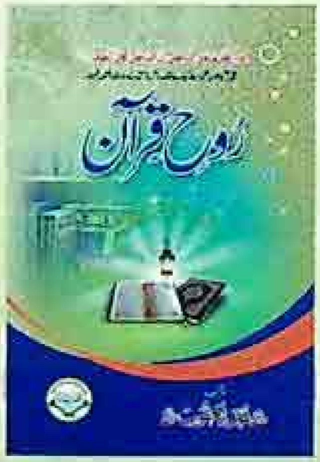

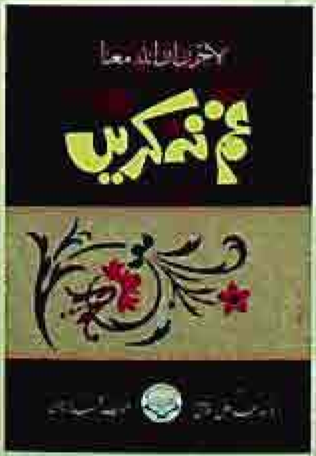

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

MOb:0300- 4826023,042-37114650

E:mail;maktabah_muhammadia@yahoo.com

&maktabah_m@hotmail.com